ترجمان وہابیہ

مصنفہ

نواب صدیق حسن خانصاحب مرحوم

شوہر نواب شاہجہان بیگم صاحبہ مرحومہ

والی بھوپال

طبع فی مطبع مفید عام آگرہ

سنہ ۱۳۰۰ھ

هو الهادی

والله المستعان علی ما تصفون

حضرت فرّ و اب الطاف و صدیق ای حسن

ز ارباب سخن سخنی سخنی معروفا

یا جبار

تمسکین یا جمال

دوش در تنا و حرمیاد و دو تن

در سر کرد ام مستی یا ستایان

الیقین

کتبه ... سنه ۱۳۱۲

مضامین نئے نئے قالب مین تراشے جاتے ہین یہہ ساری ہُو حق اسلیئے ہے کہ مجھکو
کوئی نقصان کسیطرف سے جسطرح ہوسکے پہونچے لیکن جو سچا ہے اوسکو خدا ہر بلا
سے بچاتا ہے اور جھوٹا اپنی سزا و جزا کو یہان یا وہان پہونچتا ہے پس جب مین نے دیکھا کہ
یہہ طوفان بے تمیزی طغیان پر ہے اور بلاد ہندوستان کا احوال بھی جو سنا
جاتا تھا تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ یہہ سب ہیچ کے فقرے ہین دولت عالیہ برٹش
نے اس معاملہ مین قدیماً و حدیثاً ہر جگہہ انصاف پر نظر رکھی ہے کسی جگہہ مجرد
تہمت و افترا پر کارروائی خلاف واقع نہین فرمائی بلکہ اشتہار آزادی مذہب
جاری کیئے اور سوائے باغیان دولت انگلشیہ کے فقط مذہب زید و عمر پر کبھی
مواخذہ نہین کیا اور لائق حال ہر سلطنت کے بھی یہی ہے کہ جس کسی سے جس جگہہ
کوئی فتنہ اوٹھے اور اوسکے نزدیک اسباب بغاوت پائے جاوین اور اوسکی
کوشش فساد مین ملاحظہ ہو خواہ وہ وہابی عرفی ہو یا نہو اوس سے ضرور
بازپرس کیجاوے اور جسکو دشمن اوسکے تجدید شر یا وہابی مذہب یا لا مذہب
یا اور کچھہ ٹھہراوین اور وہ اوس سے غافل اور بعید ہوا اور اوس سے بجز خیرخواہی
کوئی امر بد اندیشی و مخالفت کا کبھی پایا نہ گیا ہو وہ بیشک ہوا خواہ دوستی دوست
ہے کیونکہ سب اہل تجربہ دیکھتے ہین کہ جب کوئی دشمن کسی شخص یا قوم کا ہوتا ہے
اور کوئی قابو اوسکا اپنے مخالف پر نہین چلتا تو وہ اوسکی پردہ تہمت وہابیت
وغیرہ مین دشمن گورنمنٹ ظاہر کرکے نقصان پہونچایا چاہتا ہے پھر کبھی اس حیلہ
سے بوجہ ناواقفیت بعض حکام داؤ اوسکا اوس غریب غافل مزاج پر چل جاتا ہے
ورنہ غالباً نزدیک حکام معاملہ فہم کے وہ بھید و کید دشمن کا کھل جاتا ہے چنانچہ
وقت تحقیقات ایسے مقدمات کے سرکار عالیہ برٹش کو یہہ بات بخوبی ثابت ہو گئی
ہے کہ اکثر مدعی کاذب اور مدعا علیہ صادق ہین ایک معاملہ اسی قسم کا حال مین

سنا گیا تہا کہ جسکی تصدیق پہر اخبار پانیر سے بخوبی ہو گئی پرچہ ہشتم جنوری سنہ ۱۸۸۳ع
روز دوشنبہ مین یہہ عبارت لکھی ہے۔
تجویز ذیل کہ جسکو گورنمنٹ ہند نے دفتر خاص مین جاری کیا ہے وہ بغرض اشتہار عام لکھی جاتی ہے کیفیات مقدمہ پر غور فرما کر اور نیز استفسار روداد مقدمہ از گورنمنٹ بنگال و پنجاب گورنر جنرل باجلاس کونسل مہربانی فرما کر فیصلہ کرتے ہین کہ کل وہ وہابیان قیدی جنکی نسبت حکم سزاے حبس دوام بعبور دریاے شور قرار پایا تہا اور جرم اونکا مدد جنگ بمقابلہ گورنمنٹ سمجہا گیا تہا اور جنکی میعاد اتبک باقی ہے اب وہ قید سے رہا کئے جاتے ہین اور اون سبکو بوطن اپنی اجازت دیجاتی ہے الخ فقط پہر دوسرے پرچہ پانیر مطبوعہ یازدہم جنوری سنہ ۱۸۸۳ع مین یہہ لکہا ہے کہ تجویز جدید جو رہائی قیدیان وہابی کی ہے اسپر اخبار سندو پیر یڈنٹ نے یہہ راے اپنی بیان کی ہے کہ گورنمنٹ ہند نے عمدہ مہربانی کے کام سے شروع سال کو ابتدا کیا ہے چنانچہ اس سے نہ صرف مسلمانان ہند نے خوشی کے ساتہہ تجویز گورنمنٹ کو قبول کیا ہے بلکہ عامۃ کل سکنۂ ہند نے گورنمنٹ کے اس کام پر خوشی ظاہر کی ہے اس کارروائی گورنمنٹ سے ظاہر ہے کہ ہند کی حکومت نہ فقط اچہی حکمرانی کو ظاہر کرتی ہے بلکہ موقع وقت کے ساتہہ کام کرتی ہے اور اس سے بیشتر جسکو تہوڑا زمانہ ہوا ہے جبکہ جنگ مصر پیش تہی اوسوقت ذریعہ تار برقی لندن معلوم ہوا تہا کہ جناب لارڈ نارتہہ بروک صاحب بہادر گورنر جنرل سابق ہند نے نسبت جملہ مسلمانان ہند کے خیرخواہ ہونا سلطنت برٹش کا ظاہر فرمایا چنانچہ پانیر مطبوعہ شانزدہم اکتوبر سنہ ۱۸۸۲ع مین بابت اسپیچ یعنی تقریر انتظام ملکی جناب موصوف کے جو لندن سے ذریعہ تار برقی ۱۳ر اکتوبر پہونچی تہی یہہ عبارت درج کی ہے۔

کل کے روز لارڈ نارتھ بروک نے بمقام لورپول بڑی خوشی سے تقریر ذیل کو بیان کر کے
ظاہر کیا کہ۔۔

ہندوستان کے عامۃ مسلمانون نے جو دلی خیرخواہی نسبت انگریزی کارروائی
کے بمقدمۂ جنگ مصر ظاہر کی ہے یہہ بڑی دلیل ہے کہ کل مسلمان ہند دلی خیرخواہ
گورنمنٹ انگریزی کے ہین۔ آب اس سے زیادہ کسکی گواہی ہوگی اس بات
پر کہ ہند کے مسلمانون مین کوئی دشمن سرکار انگریزی کا نہین ہے خواہ اونکو
کوئی دشمن اونکا بلفظ وہابی مشہور کرے یا نکرے اور سچ پوچھو تو ہے بھی یون
ہی اسلیے کہ معرکہ حال مصر مین جسطرح ریاست بھوپال نے آمادگی اپنی واسطے
اعانت مالی وجانی سرکار انگریزی کے ظاہر کی اور اوسکے جواب مین جناب لارڈ
رپن صاحب بہادر گورنر جنرل ہند نے بتحریر خریطۂ خط شکریہ بیگمصاحبہ کا مع
اینجانب ظاہر فرمایا اسیطرح دیگر ریاست ہاے ہند نے بھی اظہار خیرسگالی کا کیا
اور فتح مصر کی سبکو خوشی حاصل ہوئی الحاصل یہہ رسالہ اس غرض سے لکھا گیا
ہے کہ سرکار عالیہ برٹش کو یہہ بات معلوم ہوجاوے کہ مسلمانان ریاستہاے ہند
و رعایاے ہند مین کوئی بدخواہ اس دولت عظمی کا نہین ہے اور جن مسلمانان بھوپال
وغیرہ پر دشمن اونکے تہمت وہابیت کی لگاتے ہین وہ ہرگز وہابی نہین اور اصل
مذہب صحیح اسلام مین مسئلہ جہاد کا کسطرح پر ہے اور غبار اہل اسلام بلکہ بعض
امرا و سلاطین جنکی نسبت ایسی مخبری غلط پیشتر کبھی ہوئی ہے یا اب ہوتی ہے وہ اس
راہ ورسم سے بالکل بری ہین بھوپال سے بہت پہلے وزیر الدولہ بہادر مرحوم
رئیس ٹونک کو یارون نے وہابی ٹھرایا تھا اسلیے کہ اونہون نے بعض رسوم
فتنہ انگیز کو اپنی ریاست سے یکقلم موقوف کرادیا تھا جیسے تعزیہ سازی پیرپرستی
گور پرستی وغیرہ لکن زمانۂ غدر ہندوستان مین وہ کیسے خیرخواہ سرکار انگریزی

کے نکلے اسیطرح ریاست بہوپال اور متوسل اوسکے خواہ اخوان ریاست ہون
جو خاندان خاص بانی ریاست میان وزیر محمد خان بہادر مرحوم مین ہین
یا اہلکار ریاست بڑے ہون یا چہوٹے سب خیرخواہ گورنمنٹ عالیہ ہین اور
یہہ ریاست اس امر مین فائق ہے سب ریاستون پر لیکن مفسد لوگ جسکو جو چاہتے
ہین کہدیتے ہین سو یہہ رسالہ اون غریبون کا بہی مددگار ہوگا جو بلا وجہ
دشمنون کی تہمتون مین پہانسے جاتے ہین اور بوجہ لاعلمی کے اپنے مسائل ہی
کبہی محل عتاب و خطاب حکام ٹہرجاتے ہین مین خیال کرتا ہون کہ اگرچہ ایک جماعت
نے کلکتہ سے لاہور تک وقتاً فوقتاً اس باب مین قلم اوٹہاکر کچہہ کچہہ لکہا پڑہا
مطابق اپنی استعداد و فہم کے لیکن جو اصل حقیقت مذہب وہابیت کی تہی اور
جو حکم مفتی بہ مسئلہ جہاد کا دین اسلام مین ہے اوسکی کشف ماہیت جسطرح اس
رسالہ مین ہے کسی نے ظاہر نہین کی ورنہ اسقدر وہم و گمان غیر واقع جو گاہ گاہ
بعض حکام عالیمقام کے ذہن مین کثرت اخبار اعدا کہ یکدیگر سے راہ پاتا ہے ہرگز
پیرا ہون خاطر عاطر اونکے نہوتا اور ایک طرح کی بیفکری اس قسم کے تنازع فضول
سے حکام عالیمقام اور رعایا بے مطیع دونون کو حاصل ہو جاتی —
اس رسالہ کے دیکہنے سے یہہ سچی بات سبکو بخوبی معلوم ہو جاویگی کہ تہمت وہابیت
کی نسبت مسلمانان ہند کے جو دعوی پیروی قرآن مجید و حدیث کا کرتے ہین محض
غلط اور براہ عداوت ہے بلکہ اگر کوئی بدخواہ و بداندیش سلطنت برٹش کا ہوگا
تو وہی شخص ہوگا جو آزادگی مذہب کو ناپسند کرتا ہے اور ایک مذہب خاص پر جو
باپ دادون کے وقت سے چلا آتا ہے جما ہوا ہے ورنہ اس ملک خصوصاً ریاستہا
اسلامیہ ہند مین نہ کوئی وہابی مصطلح اور لامذہب عرفی ہے اور نہ کوئی بدسگال
اپنے حاکم آزادگی بخش امن خواہ کا اور اگر کوئی ہو تو بتاؤ کہ کس جگہہ کس ریاست

ہین کون وہابی ہے اور کیا اوسکا ثبوت ہے اور کہان کہان اسباب جنگ و بغاوت یا امداد باغیان دولت برطانیہ کے سامان پائے جاتے ہین جہوٹے پر لعنت خدا کی جو لوگ مفسد طبع ہین وہ اپنا جرم دوسرے پر لگا کر خود براہ فریب و دغا بازی نزدیک حکام کے سرخرو بنا چاہتے ہین لکن ہمیشہ دیکہا گیا کہ خدا جہوٹونکو روسیاہ کرتا ہے حکام معاملہ شناس جلد مغز معاملہ کو پہنچ جاتے ہین بہرحال اس رسالہ مین پہلے اس سے کہ مین ترجمہ عبارت متعلقہ وہابیت و مسئلہ جہاد کا اپنی کتب مولفہ قدیمہ سے تحریر کرون ایک مقدمہ مختصر بیان حال آفرینش دنیا و بیان مذہب خلق بابت اس دار فانی وغیرہ کے لکہتا ہون جو طریقہ اہل اسلام پر اور مورخین کے کلام سے ثابت ہے پہر ہر ایک کتاب کا ترجمہ فصل علحدہ مین پہر سرگزشت مختصر اپنی آخر رسالہ مین جو ایک سبب اصلی تالیف اس مقالہ کا بہی ہے لکہون گا اور سرکار عالیہ برٹش کے انصاف و قدر شناسی کا منتظر رہونگا اسلیے کہ جسطرح اس رسالہ سے بیجرمی متہمان وہابیت کی اور تحقیق اس لقب کی جو باعث تشویش خاطر حکام عالیمقام ہے ثابت ہوتی ہے اسیطرح اون جاہلون مفسدون کے واسطے جو ہر وقت ہر خرخشار و شورش مین جہاد کا نام لیکر فساد کرنے کو طیار ہوجاتے ہین ایک تازیانہ اسلامی ہے حق تعالی نے قرآن مجید مین فرمایا ہے تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ط

مقدمہ

مسلمانون کے نزدیک آفرینش عالم کی اسطرح پر ہے کہ پہلے اللہ تہا اور کچہہ نہ تہا پہر اوس نے اپنا تخت پانی پر پیدا کیا پہر آسمان زمین کو بنایا اب وہ تخت جسکو عرش کہتے ہین سب آسمانون کے اوپر مثل قبہ کے ہے اور ایسا چرچراتا ہے جیسے زین نیچے

رزق ملے نہ کسی کا رزق بند ہووے نہ کوئی بلا آوے بے حکم خدا کے ایک ذرہ نہین ہل سکتا سوا اوسکے نہ کوئی معبود ہے نہ کسی کا حکم و تصرف عالم مین جاری ہے امت اسلام کا حال پانی کا سا ہے معلوم نہین کہ اگلا پانی اچھا ہوگا یا پچھلا بڑی محبت والے وہ لوگ ہین جو پیچھے آئے اور جان و مال صدقے کر کے اپنے پیغمبر کا دیکھنا چاہتے ہین ایک نہ ایک گروہ اس امت کا ہمیشہ کسی نہ کسی جگہہ ظاہر رہیگا قریب قیامت کے اکثر ملکون کے حاکم عیسائی لوگ ہوجا وینگے تمام ہوا مضمون احادیث وغیرہ کا ان حدیثون سے یہہ بات معلوم ہوئی کہ اگرچہ حکومت اسلام کی ضعیف ہوجاوے یا جاتی رہی لیکن بالکل مسلمان دنیا سے نہین مٹین گے یہانتک کہ قیامت آجاوے اور طول و عرض دولت عیسائیون کا بہت ہوگا اور یہہ لوگ سب پر غالب اور حاکم ہوجاوینگے چنانچہ مطابق اوسکے دیکھا سنا جاتا ہے پس فکر کرنا اون لوگون کا جو اپنے حکم مذہبی سے جاہل ہین اس امر مین کہ حکومت برٹش مٹ جاوے اور یہہ امن و امان جو آج حاصل ہے فساد کے پردہ مین جہاد کا نام لیکر اوٹھا دیا جاوے سخت نادانی و بیوقوفی کی بات ہے بھلا ان ناعاقبت اندیشون کا چاہا ہوگا یا اوس پیغمبر صادق کا فرمایا ہوا جسکا کہا ہوا آج ہم آنکھون سے دیکھہ رہے ہین اور اوسکے خلاف نہین ہوسکتا **بهرحال** جب خدا نے انسان کو دنیا مین پیدا کیا اور دنیا کو پہلا دن واسطے بنی آدم کے ٹھہرایا اور دوسرا دن قیامت کا بتلایا اور اسکو فانی اور اوسکو باقی فرمایا تو اس پہلے دن کے مقدمہ مین اختلاف مذاہب ظاہر ہوا حکماء ختا و ہند و فارس و یونان کہتے ہین کہ زمانہ ہمیشہ سے چلا آیا ہے اور ہمیشہ رہیگا اور بعض کہتے ہین کہ اگرچہ ہمیشہ سے زمانہ چلا آیا ہے لیکن ہمیشہ نہ رہیگا مسلمان کہتے ہین کہ زمانہ ہمیشہ سے نہین ہے اور باقی بھی نہ رہیگا غرضکہ اس باب مین یہی تین مذہب ہین اور ظاہر یہہ ہے کہ اعتبار تاریخ کا وقت ولادت آدم سے چاہیے تھا لیکن مورخین نے اعتبار تاریخ کا اوترنے آدم سے دنیا مین کیا ہے اور درمیان آفرینش آدم اور وقت نزول کے

اسمعیل مکے مین رہے اوسوقت سے تا ہجرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو ہزار سات سو
ترانوے برس گزرے تہے شروع سال ہجرت مطابق سولہوین جولائی سن چہہ سو بائیس
عیسوی ہے وفات انکی بارہوین ربیع الاول سال یازدہم ہجری روز دوشنبہ مطابق
ہشتم جون سن چہہ سو بتیس عیسوی کے ہوئی مطابق قول یہود کے سال حال تک کہ
سنہ ۱۳۰۱ ہجری اور سنہ ۱۸۸۳ع شروع ہین آدم کو سات ہزار سات سو چار برس ہوئے تیئس
برس تک بعد ہمارے پیغمبر کے مثل زمانہ پیغمبر عمل درآمد رہا پہر بعد اوسکے بادشاہی
ہوگئی وہ اگلی بات جاتی رہی چودہ بادشاہ بنی امیہ مین ہوئے ایک سو بتیس ہجری
مین انکی سلطنت ختم ہوگئی انکے بعد سینتیس ۳۷ بادشاہ قوم عباسی کے ہوئے دن جمعہ
۱۳ ربیع الاول سنہ ایک سو بتیس سے ابتدا اونکی ہوئی اور چہٹی صفر سنہ چہہ سو
چہپن کو سلطنت اونکی ختم ہوگئی پانسو بیس برس دو ماہ تخمیناً انہون نے بادشاہی کی۔
ہندوستان مین دین اسلام کو ناصر الدین بادشاہ غزنین سنہ ۱۱۳۷ع مین لائے اونکے
بعد سلطان محمود نے بارہ مرتبہ ہند پر چڑہائی کی یہہ سلطان حکومت بغداد کیطرف
سے صوبہ تہے انکے وقت مین ملک ہند شہر قنوج تک فتح ہوا آخر آنا انکا ہند مین سنہ ۱۱۹۳ع
مین تہا اوس زمانے سے سنہ ۱۱۵۰ تک سلطنت مسلمانون کی رہی سنہ مذکور مین تسلط
انگریزون کا مرشد آباد پر ہوا اور حکومت بڑہتی گئی سنہ ۱۲۵۴ مین ملکہ معظمہ انگلینڈ و قیصر ہند
تخت نشین ہوئین کتاب سیر المتاخرین مین سنہ ۱۱۹۵ ہجری تک کا حال ہندوستان کے
صوبجات اور لڑائیون کا مفصل لکہا ہے اب یہہ ملک تمام وکمال زیر حکومت برطانیہ
ہے سب کام موافق مرضی حکام ہوتے ہین ہر مذہب کی سلطنت مین یہی طریق چلا آیا ہے
کچہہ نئی بات نہین کتب تاریخ دیکہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جو امن و آسایش و آزادگی
اس حکومت انگریزی مین تمام خلق کو نصیب ہوئی ہے کسی حکومت مین نہ تہی اور وجہ
اوسکی سوا اسکے اور کچہہ نہین سمجہی گئی کہ گورنمنٹ نے آزادگی کامل ہر مذہب والے کو

مسلمان ہو یا ہندو یا اور کچھہ عطا فرمائی ہے جسکا اشتہار بڑی دہوم دہام سے دربار
قیصری مین بمقام دہلی مجمع جملہ رؤسا و معززین ہند مین جملہ رعایا برایا کو سنایا
گیا بعد جلسہ مذکور وہ اشتہار بخط عربی و عبارت اردو طبع ہوکر مشہور آفاق ہوا
جسکا عنوان بلفظ جلسہ قیصریہ خیمہ گاہ دہلی اول جنوری ۱۸۷۷ع ہے اوس اشتہار
مین یہہ عبارت درج ہے کہ اندنون بسبب حمایت احکام ملکہ معظمہ جسمین کسی ملت و مذہب
کا فرق نہین ہے جناب ممدوحہ کی ہر ایک رعیت امن و امان کے ساتھہ اپنی گزران
کرسکتی ہے ہر فریق کو عدم تعصب سرکار موصوفہ کے سبب اس بات کی اجازت ہے
کہ بلا تعرض اپنے اپنے مذہب کی رسومات کو ادا کرین جو دست اقتدار قوت قیصرانہ
دراز کیا جاتا ہے وہ مٹانے اور دبانے کے لئے نہین بلکہ حمایت اور ہدایت کے لئے
ہے - اور آخر فقرہ اشتہار مذکور کا بعد مخاطبت عہدہ داران سرکار انگریزی و اہل قلم
و اہل سیف و لشکر ہند و رؤسا و امرا و ملکی رعایا کے یہہ ہے کہ ہر ایک اعلے و ادنی اس
بات کا یقین کرے کہ ہمارے تحت حکومت مین آزادگی و عدل و انصاف اصل اصول
اونکے واسطے ٹھہرایا گیا اور یہہ کہ ما بدولت کی سلطنت مین اونکی خوشی کی افزایش
اور اونکی سرسبزی کی ترقی اور اونکی بہبودی کی زیادتی مدام مدنظر ہے مین یقین
کرتا ہون کہ آپ لوگ ان الفاظ مرحمت آمیز کی بڑی قدر کرینگے مطبع دفتر پرایویٹ
سیکرٹری خیمہ گاہ دہلی ۱۸۷۷ع انتہا بلفظہ مین کہتا ہون کہ فی الواقع یہہ الفاظ اشتہار
جو طرف سے ملکہ معظمہ انگلنڈ و قیصر ہند کی زبان لارڈ لٹن صاحب بہادر گورنر جنرل
و ویسراے کشور ہند سے جلسہ دربار مذکور مین اولا اور ذریعہ اشاعت اشتہار
مطبوع ثانیا بابت عدم تعصب مذہب و عموم آزادگی سنے دیکھے گئے ہین لائق بڑی
قدر و منزلت کے ہین اور رعایاے ہند کے لئے عموما اور رؤسا و امرا کے واسطے
خصوصا مثل عہدنامجات ریاست کے ایک بڑی سند ہین اور جو حاکم و رعیت خلاف

کہ ایک جم غفیر نے ملکر فتاوی ہندیہ یعنی فتاوی عالمگیری جمع کیا اور اوسمین شیخ عبدالرحیم
دہلوی والد بزرگوار شاہ ولی اللہ مرحوم کے بہی شریک تہے بعد اسکے شاہ ولی اللہ محدث
ہوے بڑے عالم حنفیون مین اور بڑے متبع کتاب و سنت تہے انہون نے بہت مسائل دین
کی چہان بین کی اور ضعیف اور بودی باتونکو قوی اور مضبوط باتون سے علیحدہ کیا
اور اسی طریقہ اور روش پر اونکے پوتے محمد اسمعیل دہلوی گزرے کہ انہون نے بہت
سی شرک و بدعت کی باتون کو جو امن خلائق اور رفاہ عوام مین خلل انداز ہوتی ہین
اور دین و دنیا مین باعث فتنہ و فساد ہوا کرتی ہین دور کیا اور سچی شریعت کو بیان
کیا اور بہت سی بُری رسمین جن سے مسلمانون کی دین و دنیا کی خرابی ہوتی ہے
مثل تعزیہ پرستی اور ناچ رنگ اور چوری چکاری اور خیانت اور بغاوت وغیرہ کی
انکو اکثر اہل ہند سے رفع دفع کیا اور سچی سچی حدیثون پر اور عمدہ عمدہ باتون پر پیغمبر
کے لوگون کو بلایا حتی کہ بہت سے مدارس و مساجد اونکی سعی و کوشش سے آباد ہوگئے
اور بہت سے بہنگیر خانے اور مدک خانے اور شراب خانے اور چکلے ویران ہوگئے
جسکے سبب سے ملک سرکار برٹش مین اندیشہ فساد رہتا تہا اور بڑے امن و امان کا نور
ہندوستان مین چمکنے لگا اونہون نے اپنی کسی کتاب مین مسئلہ جہاد کا نہین لکہا
چہ جائیکہ ذکر جہاد با سرکار عالیہ انگریزی بلکہ سرکار نے اونکی نسبت معاملہ قدر شناسی کا
اوسوقت مین فرمایا چنانچہ تحریر سید احمد خان تیحریر سے بہی ثابت ہے اگرچہ بہت سے مفسدین
نے جنکا شعار فسق و فجور تہا اون کے مقابلہ مین بہت کوششین کین مگر حکام انگریزی
نے اوسکی سماعت نہین کی اور نہ کبہی اون سے تعرض کیا غرض کہ خاندان محمد بن عبدالوہاب
کا حنبلی مذہب تہا اور محمد اسمعیل ہندی نژاد کو اون سے کسی طرح کا علاقہ شاگردی
یا مریدی کا نہتہا نہ کوئی وجہ تعارف اور جان پہچان کی آپسمین پائے گئے پہر یہان کے
لوگون کو عالم ہون یا جاہل محمد بن عبدالوہاب سے منسوب کرنا اسکی وجہ کسی طرح

روزه ادا کرتا رہے اور بمبئی مین وہابی وہ ہے کہ شیخ عبد القادر جیلانی جنکا مذہب حنبلی
تہا اور ایک عالم دیندار تہے اونکو سارے جہان کا مالک نہ جانے اور محفل مولود کو بدعت
اور نئی تراش مسلمانون کی بتاوے اور یوربیون کے نزدیک مشرق کے ہندوستانی
شہرون مین وہابی وہ ہے جو اُن چار مذہبون مین سے کسی مذہب خاص کا مقلد و مقید
نہو بلکہ سچے اور اچہے طریقہ پیغمبر کے چلتا ہو اور اون نئی باتون سے جو پیغمبر کے بعد
لوگون نے اپنی عقل سے تراش لین دور رہتا ہو اور بعضے لوگون کے نزدیک وہابی
وہ ہے جسمین یہہ سب باتین موجود ہون اور اکثر ہند مین وہابیہ بدعتون کے مقابل مین
بولا جاتا ہے اور بدعتی وہ لوگ ہین جو اون مذہبون پر اَڑ رہے ہین جو بعد پیغمبر بر حق
کے نکلے ہین اور پیغمبر کی حدیث اور عادت پر چلنا جائز اور روا نہین رکہتے اور فقیرون
اور درویشون کی حد سے بڑہکر تعظیمین اور سجدے اور نذرین نیازین کیا کرتے ہین اور
قبرون پر چلے اور دَونے اور مٹہائیان اور گنڈے اور کہٹیان چڑہاتے ہین اور اونکی
روحونکو جہان کا مالک اور حاکم اور قابض اور متصرف جانتے ہین اور غیب کی چہپی
چیزون سے خواہ چہوٹی ہون یا بڑی ذرہ ذرہ اور قطرہ قطرہ کا واقف اور خبردار
سمجہتے ہین اور طرح طرح کے شرک و بدعت کی باتین اور لایعنی بیکار اور خراب
رسمین ناچ رنگ وغیرہ اونمین پہیل رہی ہین اور بڑا مکر اور جہوٹ اونکا یہہ ہے کہ
حکام انگلشیہ کو فی الحال فرمانروا ے ملک ہندوستان ہین اونکے دلون مین یہہ
وسوسہ اور یہہ خیال ڈالدیا ہے کہ یہہ لوگ تمہارے دشمن ہین اور تمہارے مار ڈالنے
اور سلطنت بگاڑنے اور امن خلائق اور رفاہ عوام کے کہونے کا اندیشہ اور فکر
رکہتے ہین حالانکہ بفرض محال اگر وہ وہابی ہون بہی تو بہی اس مضمون کی تصدیق
کوئی عاقل اور دانا نہین کرسکتا اور یہہ قول اونکا کبہی پایہ صدق کو نہین پہونچ
سکتا اسلیئے کہ اس صورت مین ہندوستان اونکے نزدیک دار الحرب ہوگا نہ دار الاسلام

اور دار الحرب مین رہکر اور غیر مذہب والون کے ملک مین با امن و امان بسکر کسی
مسلمان کے نزدیک ارادہ اور قصد جہاد کا کرنا روا نہین چنانچہ غدر مین جو چند
لوگ نادان عوام الناس فتنہ و فساد پر آمادہ ہو کر جہاد کا جہوٹ موٹ نام لینے
لگے اور عورتون اور بچون کو ظلم و تعدی سے مارنے لگے اور لوٹ مار پر ہاتھہ دراز
کیا اور اموال رعایا اور برایا پر غضباً قابض و متصرف ہوئے انہون نے خطای
فاحش کی اور قصور ظاہر اسلیے کہ قرآن و حدیث کے موافق کہین شرطین جہاد
کی موجود نہ تہین صرف سوداے خام اور خیالی پلاؤ حکومت رانی اور ملکستانی
کے اونکے دلونمین اور مغزون مین سمائے ہوئے تہے ہم نہین جانتے کہ اون مین
سے کسی جماعت اور لشکر مین خلوص نیت اور پاکی طینت اور انصاف واجبی اور
تبعیت مذہب اسلام ہو اللہ ہی اونکے حال سے خوب واقف ہے حاصل یہہ کہ
ہندوستان مین جنکا نام اونکے دشمنون نے وہابی رکہا ہے اونمین ہمارے نزدیک
اور نزدیک اہل تجربہ کے ہرگز کوئی وہابی نہین اور قرآن حدیث پر چلنے والون اور
نماز و روزہ اور امور مذہبی حسب شریعت اسلام کے بجا لانیوالون کو وہابی کہنا
ایک بڑا ظلم اور دہینگا مشتی ہے اور قرآن و حدیث پر چلنا مستلزم اس امر کا نہین کہ
حاکم وقت سے بغاوت کرے یا امن خلائق مین خلل ڈالے یا رفاہ عوام کا راستہ بند
کرے بلکہ سارا قرآن اور تمام حدیثین ان امور سے مانع اور باز رکہنے والی ہین باقی
رہا یہہ امر کہ نفس جہاد غیر مسلمانون سے اور فضیلت اوسکی مسلمانون کی شریعت مین
ثابت ہے اسمین بدعتی اور سنی اور شیعہ اور رافضی اور خارجی اور ہندی اور
سندی اور نجدی سب برابر ہین اور اوسکے وقوع کے بصورت وجود شرائط اور
وجود اسباب سب مسلمان قائل ہین کوئی ادنے مسلمان بہی اسکا انکار نہین کر سکتا
لکن شریعت مین کسی حکم کا ہونا اوسکے وقوع کا مستلزم نہین نہ عقل کی رو سے نہ شرع

کی جہت سے اور یہہ امر بہی بخوبی ظاہر ہے اور تاریخ دانون پر خوب روشن ہے کہ کوئی
شخص آجتک نجد سے عالم فاضل کی صورت مین ہوکر ہند مین داخل نہین ہوا کہ لوگ اوسکے
شاگرد ہوئے ہون اور اوسکی دعوت تمام ہند کے شہرون مین اور قریون مین پہیل گئی
ہو یا اوس نے یہان کسی طرح کی حکومت اور سلطنت حاصل کی ہو کہ لوگ اوسکے طریقہ اور
چال پر ہوجاوین اور اوسی کا گیت گاوین نہ کوئی سلسلہ شاگردی اور پیری مریدی کا
اہل ہند اور اہل نجد مین باہمی ایسا جاری ہے جسکی روسے انکو اہل نجد کے طریقہ اور
روئیہ پر کہہ سکین نہ کوئی تعلق یہان کے لوگون کو بذریعہ اخبار یا تار یا ریل کے اون
لوگون سے حاصل ہے جیسا فی الحال انگلستان یا جرمن یا فرانس سے حاصل ہے کہ جسکے ذریعہ
سے انکو اہل نجد کا ہم طریقہ کہین غرض ہند کے لوگونکو وہابیہ نجدیہ سے نسبت دینا کمال
نادانی اور نہایت بے وقوفی اور صریح غلطی ہے اور جبکہ وہ خود اس نام سے انکار کرتے ہین
تو زبردستی اونکو نزدیک حاکمون کے بدنام کرکے اپنی دشمنی اس پردہ مین نکالنا سراسر نا انصافی ہے
بلکہ فی الحال سُنا جاتا ہے کہ عرب نجد تجارت کے لئے بندر بمبئی تک آتے جاتے ہین اور اپنا پیشہ
کرتے ہین اور حکام کو باوجود علم اونسے کچہہ تعرض نہین اسلئے کہ سرکار عالیہ برٹش کو بحث مفسدانہ
و باغیانہ سے ہے نہ زید و عمرو سے حدیث عبد اللہ بن عمرو مین مرفوعاً آیا ہے کہ متفرق ہوئے بنی
اسرائیل یعنی یہود بہتر فرقون پر اور متفرق ہوگی امت میری تہتر فرقون پر سب فرقے آگ
مین ڈالے جاوینگے مگر ایک طریقہ کے لوگ صحابہ نے پوچہا وہ کون طریقہ کے لوگ ہین فرمایا
وہ طریقہ جسپر مین ہون اور میرے ساتہی رواہ الترمذی اور ایک روایت مین یون ہے
کہ بہتر فرقے تو اس امت کے دوزخ مین جاوینگے اور ایک بہشت مین داخل ہوگا اور اس
فرقہ کا نام جماعت ہے اور نزدیک ہے کہ نکلین گی میری امت مین چند قومین گہس جاوینگی
اونمین بدعتین جسطرح گہس جاتی ہے بیماری کتا کاٹے ہوئے کو نہ بچیگی اوس سے کوئی رگ
اور نہ کوئی جوڑ مگر یہہ بیماری اوسمین گہس جاویگی رواہ احمد و ابوداؤد عن معاویہ

اسلام مین نقصان ہو اور جنت مین داخل ہونیکو فقط اسلام اور ایمان کافی ہے اگرچہ اپنے
وطن مین ساری عمر بیٹھا رہے اور جہاد نکرے اور یہی قول ہے جمہور یعنی سب عالمون کا
باقی رہے مناقب جہاد کے اور اوسکی فضیلتین قرآن اور کتب دین مین بہری ہوئی ہین
اور اونکے ترجمہ سارے جہان مین پہیلے ہوئے اور ہر چہوٹا بڑا عورت و مرد گاؤن گاؤن
اور شہر شہر مین فارسی اور اردو اور عربی مین پڑہتا ہے بلکہ کوئی گاؤن اور شہر شاید
اوس سے خالی نہین مگر اوسپر ثواب کا ملنا اور اجر کا حاصل ہونا جب ہی ہے کہ اوسکی شرطین
جو شریعت مین مقرر ہین وہ سب پائی جاوین اور اسباب و احکام اوسکی کے موجود
ہون اور آج کل عام مسلمان جنکو علم و فہم سے بہرہ بلکہ اکثر ارباب دول و حکومت
جنہین اسلام کی خوبیون سے اور ایمان کی باتون سے بالکل واقفیت نہین جسکو جہاد سمجہہ
رہے ہین وہ حقیقت مین فتنہ کے سوا اور کچہہ نہین اور کوئی اہل علم اور ارباب عقل سے
اوسکا قائل اور معترف نہین چنانچہ ایام غدر مین جو ملک ہندوستان مین بعضے راجہ
بابو اور بہت سے نام کے نواب و امرا بنام نہاد جہاد ہندوستان کے امن و امان مین
خلل انداز ہوئے اور اونہون نے لڑائی بہڑائی کا بازار گرم کیا اور یہانتک اون کے
فساد و عناد کی نوبت پہونچی کہ عورتون اور بچون کو جو کسی شریعت مین واجب القتل
نہین ہین بے تامل چیر پہاڑ کر پہینکدیا افسوس صد افسوس حالانکہ اسلام مین تمام اہل اسلام
کے نزدیک یہہ کام خلاف شرع محمدی ہے اور کسی فرقہ اسلامیہ مین ہرگز جائز اور روا نہین
اور جو آجکل ایسا فتنہ برپا کرے وہ بہی ویسا ہی فتنہ پرداز اور از انجام تا آغاز اسلام
مین دہبا لگا نیوالا ہے اسلئے کہ علماء اسلام کا اسی مسئلہ مین اختلاف ہے کہ ملک ہند مین جب
سے حکام والا مقام فرنگ فرمان روا ہین اوسوقت سے یہہ ملک دار الحرب ہے یا دار الاسلام
حنفیہ جنسے یہہ ملک بالکل بہرا ہوا ہے اونکے عالمون اور مجتہدون کا تو یہی فتوی ہے کہ
یہہ دار الاسلام ہے اور جب یہہ ملک دار الاسلام ہوا تو پہر یہان جہاد کرنا کیا معنی بلکہ

عزم جہاد ایسی جگہہ ایک گناہ ہے بڑے گناہون سے اور جن لوگون کے نزدیک یہہ دارالحرب
ہے جیسے بعض علماے دہلی وغیرہ اونکے نزدیک بہی اس ملک مین رہکر اور یہان کے حکام
کی رعایا اور امن و امان مین داخل ہوکر کسیسے جہاد کرنا ہرگز روا نہین جبتک کہ یہانسے
ہجرت کرکے کسی دوسرے ملک اسلام مین جاکر مقیم نہو غرض یہہ کہ دارالحرب مین رہکر جہاد کرنا
اگلے پچھلے مسلمانون مین سے کسی کے نزدیک ہرگز جائز نہین علاوہ اسکے جہاد مین بڑی
شرط تو یہہ ہے کہ ایسے امام عادل عالم کامل صاحب فہم و فراست دانشمند کے ہاتھہ پر
بیعت کیجاوے کہ جسمین شرائط امامت بخوبی موجود ہون اور اوس ملک کے مردمان
ذیہوش و معاملہ دان و عقلمند اوسکی امامت کو پسند فرماوین اور اوسکو برضا و رغبت
خود بلا جبر و اکراہ اپنے اوپر بیعت کرکے حاکم بناوین اور اوس لڑائی بہڑائی مین لڑکون
اور بچون اور عورتون اور بوڑہون اور ضعیفون کو قتل نکرین اور اگر پہر دوسرا شخص
دعوی امامت کرے تو باغی اور مفسد قرار دیا جاوے اور واجب القتل ہو اور یہہ سب
شرطین غدر مین بکلی مفقود اور غیر موجود تہین بلکہ ہر ملک و شہر مین جسکا جی چاہا اور
اوسکو وسوسہ سرداری نے گہیرا وہی سرکار سے باغی ہوکر لڑنیکو کہڑا ہوگیا اور اوس لڑائی
کو جہاد ٹہرایا حالانکہ وہ جہاد نہ تہا سراسر فتنہ تہا غرض شریعت اسلام کی بنا پر مسلمانان ہند
کو ایسی حالت موجودہ پر کہ امن و امان خلائق و رفاہ عوام بخوبی قائم ہے اور ہر ایک کو
اپنے امور مذہبی کے اجرا کے لئے بموجب اشتہار گورنمنٹ مجریہ دربار قیصری دہلی کسیطرح
کی مزاحمت اور مخالفت سرکار انگلشیہ سے مطلقاً نہین جہاد خیال کرنا خبط ہے اور جو
ہڑبونگیون کیطرح بے فائدہ مارپیٹ کا اور لوٹ مار کا بازار گرم کرے اور اوسکو جہاد
کہے وہ بالکل شریعت کے خلاف عامل ہے اور مفت ناحق جان و مال لوگون کا ضائع کرتا
ہے اور عزت و آبرو گنواتا ہے اور اصل بات یہہ ہے کہ کسی عمل پر ثواب نہین ملتا جبتک
وہ خالص خدا کیواسطے اور موافق شرع شریف کے نہو اور جبتک شریعت کے موافق نہو

اور خاص اللہ کے لیئے ہو تب تک دونون جہان کا زیان اور جان و مال کا نقصان
تصور کیا جاتا ہے ہمکو بڑا تعجب آتا ہے اون لوگون پر جنہون نے غدر مین بغیر وجود
شرائط کے اور بغیر وجود امام کے اور بغیر اتباع شرع کے باوجود قتل کرنے لڑکون اور
عورتون کے جو محض بے گناہ اور معصوم تہے کیونکر فتوی دیدیا کہ یہہ ہڑبونگ جاہلون کا
اور بھبتڑ مفسدون کا اور جمگھٹا بے وقوفون کا جہاد ہے اور معلوم نہین ہوتا کہ انہون نے
یہہ فتوی کس قرآن سے نکالا اور کونسی حدیث سے ثابت کیا اوسپر طرہ یہہ ہے کہ اکثر
حاکم اوسوقت مین راجہ بابوا اور ہندو تہے کہ اونکی امامت مسلمانون کے کسی فرقہ
کے نزدیک جائز نہین اور اکثر لوگ جنہون نے اوسوقت فساد و غدر مین حکام انگلشیہ
سے مقابلہ کیا ہندو مذہب تہے کہ شراکت اونکی جہاد مین اور مدد لینا اون سے ہرگز جائز
نہین یہہ بات صاف حدیث مین آئی ہے پس اگر ہم اسکو مان بھی لین کہ وہ سب اسلام
کا نام لیتے تہے تو بھی جب تک دار الحرب سے باہر جا کر کسی دار الاسلام کو اپنا وطن اور
مسکن نہ ٹھہراوین اور کسی امام کو جو شرائط امامت اپنی ذات مین رکھتا ہو اپنا امام
اور حاکم مقرر نکرین تب تک جہاد کا نام محض خبط ہے اور ایسا امام جو اسلام کی شرائط
رکھتا ہو اس وقت مین حکم کیمیا و عنقا کا رکھتا ہے یہانتک کہ جو لوگ اہل اسلام مین
اسوقت فرمان روا اور حکمران ہین اونمین سے ایک بھی امامت کی صفتون سے موصوف
نہین اور سلطنت اور حکومت کی شرطون اور آداب و احکام سے معروف نہین پہر
باغیان غدر اور مفسدان فتنہ پرداز کا کیا ذکر یہانتک کہ اکثر علماے اسلام نے
تیمور لنگ اور اکبر اور دیگر شاہان اسلام کو جو محض ملک گیری اور سلطنت کی طمع سے
لڑائیان لڑین ہین اور امن و امان ملک مین فساد ڈالا اونکی لڑائی کا نام بہی جہاد
نہین رکھا چنانچہ امام شوکانی نے بدر طالع مین جہان ترجمہ تیمور کا لکھا ہے وہان
یہہ لکھا ہے کہ ایک بار تیمور نے اپنی مجلس کے عالمون سے پوچھا کہ ہماری لڑائیون مین

جو لوگ قتل ہوئے اور مارے گئے اونمین سے کون جنت مین جاویگا ہماری طرف کا یا ہمارے
دشمنون کیطرف کا تو ایک عالم نے جواب دیا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی
حمیت کے لیے لڑتا ہے اور کوئی اظہار شجاعت کے لیے اور کوئی اس نیت سے کہ لوگ
اوسکی کارگزاری دیکھین آنمین سے جنّتی وہی ہین جو خاص اسلئے لڑے کہ اللہ کا
بول بالا ہو غرض اصل مقصود جہاد سے یہی ہے کہ اللہ کی بات بلند ہو اور ملک
مین امن وامان قایم ہو جاوے اور نام آوری اور شہرت اور ملک گیری اوسکا ہی
ہرگز مقصود نہو تپ ایسی لڑائیان جن سے صرف حکومت اور جہانگیری اور سلطنت مقصود
ہو جہاد شرعی سے ہزارون کوس دور ہین اور ایسی لڑائیون والا ہرگز اپنے تئین مجاہد
نہین قرار دے سکتا ہے اسیلئے ابن عرب شاہ نے عجائب المقدور مین اور سیوطی نے تاریخ الخلفا
مین تیمور کے مذمت کی ہے اور اوسکو برا کہا ہے کہ اوس نے اپنی لڑائیون کا نام جہاد رکھا
تھا حالانکہ علماے اسلام متفق ہین کہ احکام شریعت حقیقت سے تعلق رکھتے ہین نہ فقط نام
سے اور کسی شئے کا نام بدل دینے سے اوسکی حقیقت نہین بدلجاتی مثلاً سود کا نام منافع کہنے
سے سود حلال نہین ہو جاتا چنانچہ امام شوکانی نے فتح ربانی مین یہی مضمون عربی مین لکھا ہے
اور کتاب تنبیہ الامثال مین صاف لکھا ہے کہ یہہ لڑائیان بادشاہونکی جو ملک و مال کے لیئے
ہین ہرگز جہاد نہین چنانچہ خلاصہ اونکی تحریر کا یہہ ہے کہ یہہ بادشاہ جو رعایا کے مال
شریعت کے خلاف لیا کرتے ہین خواہ وہ رعیت کے لوگ راضی ہون یا ناراض ہون اور
اپنی لڑائیون مین خرچ کرتے ہین اوس سے رعیت کا نفع خاک نہین ہوتا بلکہ سراسر نقصان
اور زیان کا سبب ہوتا ہے جیسے بعض بادشاہون مین لڑائیان واقع ہوتی ہین کہ ہر
شخص چاہتا ہے کہ سلطنت میری ہو یہہ ہرگز جہاد شرعی نہین بلکہ جہالت اور نادانی اور حماقت
کی لڑائیون مین داخل ہے اور اکثر یہہ ہوتا ہے کہ انکے لشکری اور سپاہی رعایا کے ضعیفون
اور عاجزون کو قتل کر ڈالتے ہین اور اونکا مال ومنال چھین جھپٹ کر لیتے ہین اور اونکو

۴

بے عزت اور بے حرمت کر دیتے ہین یہہ بڑا ظلم ہے تمام ہوا مضمون شوکانی کی تحریر کا اس سے
بخوبی ثابت ہوگیا کہ جو لڑائیان غدر مین واقع ہوئین وہ ہرگز جہاد شرعی نہین اور کیونکر
وہ جہاد شرعی ہو سکتا ہے کہ جو امن و امان خلائق کا اور راحت و رفاہ مخلوق کا حکومت
حکام انگلشیہ سے زمین ہند مین قائم تہا اوسمین بڑا خلل واقع ہوگیا یہانتک بوجہ بے اعتباری
رعایا نوکری کا ملنا محال ہوگیا اور جان و مال و آبرو کا بچانا وہم و خیال ہوگیا امام شوکانی
رحمۃ اللہ علیہ نے جہان حکام کے عدل کا بیان کیا ہے وہان یہہ بہی لکہا ہے کہ اگر شریعت
اسلام کے موافق عدل نہو سکے تو حکام فرنگ کیطرح تو امن و امان رعایا اور اصلاح و
درستی برایا کا لحاظ رکہا جاوے غرض اونکی گواہی سے بخوبی معلوم ہوا کہ درستی ملک اور
صفائی راہ اور رفاہ عوام اور امن خلائق اور امان مخلوق اور راحت رسانی رعیت
اور آرام دہی بریت مین حکام فرنگ کا مثل اور نظیر اسوقت مین بلکہ اکثر اوقات مین ہرگز
نہین اگرچہ ہر وقت کے ملا اور مفتی خوشامد کی راہ سے باتین بناتے ہین اور ہر کسی کو اچہا
بتاتے ہین مگر میری نظر مین جو راجح اور صحیح معلوم ہوا وہ لکہدیا قبول و ہدایت اللہ کے ہاتہہ ہے

فصل سوم

دوسرے مقام مین اسی کتاب کے صفحہ ۳۶ مین یہہ مضمون ہے کہ ابن عمر سے مروی ہے
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جب ملک یمن اور شام کے لئے دعاء برکت کی لوگون
نے عرض کیا کہ ہمارے نجد کے لئے بہی برکت کی دعا فرمائیے ابن عمر کہتے ہین کہ مین گمان کرتا ہون
کہ جب اون لوگون نے تین بار عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ وہان سے بکہیڑے اور فتنے
نکلین گے اور وہین سے شیطان کا سینگ نکلے گا روایت کی یہہ بخاری نے قبرون کے
پوجنے والے اور پیرون کے پوجا کرنیوالے ہندوستان مین ایک خدا کے ماننے والونکو
عداوت اور نفسانیت کی راہ سے وہابیہ کہتے ہین اور سمجہتے ہین کہ یہہ فرقہ ایک خدا کو

ادا کرنا اور ما باپ و عزیز و اقارب کے حقوق کو پورا کرنا اور شرع شریف کے موافق
شادی اور غمی مین کاربند ہونا اور شور و شغف و فتنہ و فساد سے اور ناچ رنگ وغیرہ
کے بکھیڑون سے دور رہنا اور کسی کا قول خواہ جہاد وغیرہ مین ہو یا اور امر شرع مین سوائے
خدا و رسول کے قبول نکرنا پہران لوگون کو وہابی کہنا ظلم صریح ہے پانچوین یہہ کہ کبھی
ہند کے لوگون کو ملک نجد کے لوگونمین آمد و رفت نہین ہوئی نہ کوئی معبد مسلمانون کا
وہان ایسا ہے جیسے کعبہ وغیرہ کہ وہان جانا آنا انکا ضرور ہوا اور وہان سے یہہ مذہب
محمد بن عبد الوہاب کا سیکھہ آتے ہون اور اس ملک مین پہیلاتے نہ کوئی تجارت عمدہ
وہان سے جاری ہے کہ خرید و فروخت کے ذریعہ سے وہان انکی آمد و شد ہو کر اوسکی
وجہہ سے یہہ لوگ اونکا طریقہ اختیار کر کے اپنے ملک مین رائج کرتے نہ رسم خط و کتابت کا
علاقہ کسی کو وہان سے حاصل ہے کہ اوسکے سبب سے اونکے مذہب کے امور ہندوستان
کے لوگون نے اخذ کئے ہون پہر باوجود نہونے کسی علاقہ کے انکو محمد بن عبد الوہاب کیطرف
منسوب کرنا عجب طرح کا افترا ہے اور بڑی بات تو یہہ ہے کہ ہم لوگ صرف کتاب و سنت
کی دلیلون کو اپنا دستور العمل ٹہراتے ہین اور اگلے بڑے بڑے مجتہدون اور عالمون
کیطرف منسوب ہونے سے عار کرتے ہین پہر کیونکر ہو سکتا ہے کہ ہم محمد بن عبد الوہاب
کیطرف کہ وہ بہی ایک مذہب خاص حنبلی کیطرف منسوب تہا اوسکے ساتہہ نسبت اپنی
ظاہر کرین اور اوسکی طرف منسوب ہونے سے مسرور و محظوظ ہون اور یہہ آزادگی
ہماری مذاہب مروجہ جدیدہ سے عین مراد قانون انگلشیہ ہے نہ تعصب مذہبی ہان
البتہ جو تقلید اگلے مولویون کی واجب اور فرض کہتے ہین وہ اگر تقلید محمد بن عبد الوہاب
کے بہی کرین تو تعجب نہین اور جو اون سے اگلون کی تقلید سے بہاگتا ہے وہ ان کی
کیا تقلید کریگا پہٹے یہہ کہ چند مفسدان فتنہ پرداز حکام عالیمقام انگلشیہ کو یون
نمایش کرتے ہین اور وقت بیوقت اونکے خیال مین یہہ امر جماتے ہین کہ یہہ لوگ جو

وہابی کہلاتے ہین انکے مذہب مین حکام فرنگ سے جہاد کرنا فرض ہے اور اونکی عورتون
اور بچون کو قتل کرنا واجب حالانکہ یہہ محض خیال باطل اور بے کار ہے اور دلائل اسکے
بطلان اور غلط ہونے کے اوپر بخوبی گزرے اور ظاہر ہے کہ جہاد بغیر شرائط شرعیہ کے
اور بغیر وجود امام کے روا نہین اور صرف لڑنا بھڑنا اور فتنہ پردازی اور ملک گیری
اور سلطنت کے لئے قتل وقمع کرنا ہرگز جہاد نہین اور جو لوگ کہ بغیر شرائط جہاد کے حکام
فرنگ کے قتل کا ارادہ کرتے یا اس فعل شنیع کے مرتکب ہوتے ہین وہ شریعت اسلامیہ سے
اور احکام دین محمدیہ سے بالکل جاہل وغافل ہین اور سچ تو یہہ ہے کہ وہابی ہونا
عبارت ہے مقلد مذہب خاص کے ہونے سے کیونکہ پیشوا وہابیون کا ابن عبدالوہاب
مقلد مذہب حنبلی تھا اور تابعان حدیث کسی مذہب کے مذاہب مقلدین مین سے
مقلد نہین پس وہابیہ اور اہل حدیث مین فرق زمین وآسمان کا ہے مذہب وہابیہ
سنہ ۱۸۱۸ء مین مفقود ہوگیا اور اہل حدیث تیرہ سو برس سے چلے آتے ہین انمین سے
کسی نے کسی ملک مین جھنڈا اس جہاد اصطلاحی حال کا کھڑا نہین کیا اور نہ کوئی انمین
حاکم یا بادشاہ کسی ملک کا بنا اکثر ملکہ سب کے سب زاہد تارک دنیا تھے فتنہ وفساد و
غدر وقتل وخونریزی سے ہزارون کوس بھاگتے تھے وہ لوگون کا جمع کرنا اور
فساد برپا کرنا اور امن وامان کا ملک سے اوٹھانا کیا جانین اہل حدیث کے احوال
وطبقات کی صدہا ہزارہا کتابین بطور تاریخ مذہب اسلام مین موجود ہین انکی نسبت
کسی کتاب مین کسی جگہہ حال فساد وغدر کا نہین لکھا بخلاف ابن عبدالوہاب کے کہ حال
اوسکے فساد کا تاریخ مصر ودیگر کتب مولفہ علما رعیسائی مطبوعہ بیروت وغیرہ مین مفصل
تحریر ہے اور اون کتابون سے ہمنے حال مذکور انتخاب کرکے اپنی کتاب مین لکھا ہے
تاکہ لوگ اوسپر واقف ہوکر طریقہ جنگ وجدال وفساد سے باز رہین باقی رہی یہہ بات
کہ مراد لفظ وہابی سے خاص یہی لوگ ہین جو دعوی اتباع قرآن وحدیث کا کرتے

ہین اور تقلید مذہب کے منکر ہین سو اسکا جواب یہہ ہے کہ اگر یہی لوگ وہابی ہین
تو ضرور ہے کہ جو معنی وہابی کے عرف حکام مین مقرر ہونگے اوسکا مفہوم ان لوگونمین
پایا جاوے حالانکہ سنیون مین جو ساکن ہندوستان ہین ایک آدمی بھی ایسا آج
تک پایا نہین گیا کہ جس نے دعوی اتباع قرآن و حدیث کرکے سرکار سے مخالفت کسی قسم کی
کسی شہر مین کی ہو یا خود جہاد کا ارادہ یا دوسرونکو اوسپر آمادہ کیا ہو یا کوئی نالش فریاد
کسی مقلد مذہب کی کسی کچہری عدالت مین ابتدائ پیش کی ہو بلکہ جو لوگ اہل سنت کو زبردستی
وہابی لقب سے یاد کرتے ہین وہی بانی اس فساد کے ہین سو وہ تو وہابی نہون بلکہ خیرخواہ
سمجھے جاوین اور جو لوگ خود پرہیزگار خداترس رافع فساد امن خواہ ہون وہ وہابی
کہلاوین یہہ عجب لطف کی بات ہے فساد کوئی کرے اور بدنام کوئی ہو ؎

میخورد بادیگران مستانہ برما بگزرد	در فرنگ این ظلم و این بیداد جاتا بگزرد

یاد ہوگا کہ اس سے پیشتر جو کتاب مینے سنہ ۱۲۹۲ ہجری مین لکھی ہے اور اوسکا نام ہدایۃ السائل
ہے اوسکے صفحہ ۱۱۹ مین وہابیہ کے حال مین لکھا ہے کہ اونکی کیفیت کچھ نہ پوچھو اونکے
اور اونکے مخالفون کا عجیب حال ہے کہ سراسر نادانی اور حماقت مین گرفتار ہین اور
اس نادانی سے نکلنے کی ساری عمر توقع نہین اور صفحہ ۱۲۱ مین لکھا ہے کہ نہ محمد بن عبد الوہاب
کے پیچھے چلنا ہم پر واجب ہے نہ اور کسی عالم کے پیچھے اور صفحہ ۱۱۵ مین ہے کہ محمد بن عبد الوہاب
نجدی حنبلی المذہب تھے اور ہم کسی مذہب کے مقلد نہین پس تابع ہونا ہمارا محمد بن عبد الوہاب
کا نہایت عجیب ہے اور ہرگز کچھ معنی نہین رکھتا ساتوین یہہ کہ مورخین اسلام اور مذہب
عیسوی دونون نے اپنی تاریخون مین فتنہ نجد کا حال جو سنہ ۱۲۱۲ مین گزرا ہے بخوبی
لکھا ہے اور اوس سنہ مین کوئی ہند کا آدمی نجد کو نہین گیا بلکہ خود اہل ہند کو اوسکے
حال سے مطلق خبر نہین تھی اور کیونکر خبر ہوتی کہ جیسے اب بسبب حسن بندوبست
سرکار انگلشیہ ہرطرف تار اور اخبار اور ریل جاری ہے اوسوقت مین ان چیزونکا

صلح ہو سو اوسے لازم ہے کہ صلح کو نہ توڑے اور اوسمین خلل نہ ڈالے یہانتک کہ اوسکی
مدت تمام ہوجاوے یا اونکو صلح توڑنے کی اطلاع کردے راوی کہتا ہے کہ معاویہ نے
جب یہہ بات سنی لوٹ گئے اور اونکو نہ لوٹا اسکو ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے
اور یہہ دونون بڑی معتبر کتابین اہل اسلام کی ہین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
اہل اسلام کو جس غیر مذہب سے صلح ہوا اور اقرار ہوا وسکو توڑنا نہ چاہیئے اور اسی لئے
ابورافع کہ کافران قریش نے اونکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس قاصد بنا کر بہیجا
تہا انہون نے جب مسلمان ہونیکا ارادہ کیا اور چاہا کہ آپ کا فروں کے پاس نجاوین ۔
آنحضرت نے فرمایا کہ ہم اقرار نہین توڑتے روایت کیا اسکو ابوداؤد نے غرض حضرت نے
اونکو لوٹا دیا اور فرمایا کہ اب تو تم جاؤ اور اپنا اقرار پورا کرو پہر اگر تمہارا ارادہ اسلام ہے
تو بعد اسکے آسکتے ہو ایسا ہی مضمون ہے حضرت کے قول کا اور پیغمبر نے اللہ رحمت کرے
اون پر صاف فرمادیا ہے کہ عہد کا توڑنا اون چار خصلتون مین ہے جس سے آدمی منافق
ہوجاتا ہے اور وہ سچے اللہ پر یقین والون مین نہین گنا جاتا اور فرمایا ہے کہ جو امان
دیوے کسیکو جان کی اور پہر اوسے مار ڈالے او سپر ایک جھنڈا ہوگا بیوفائی کا قیامت
کے دن یعنے قیامت کے دن اوسکی بیوفائی اور بدعہدی مشہور ہوگی اور رسوائی اور
ذلت عام مین گرفتار ہوگا اور ابوہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل
کیا کہ آپ نے فرمایا جو اپنے اقرار کو پورا نکرے اوسکو مجہہ سے کام نہین نہ مجھکو اوس سے
گویا آپ نے عہد شکن کو اسلام سے خارج کردیا اور ابن عمرؓ نے نقل کیا کہ آپنے فرمایا کہ اقرار
توڑنے والے کے لئے قیامت کے دن ایک جھنڈا گاڑا جاویگا اور پکارا جاویگا کہ یہہ
فلان جو فلان کا بیٹا ہے اوسکی عہد شکنی اور بیوفائی ہے اور انسؓ نے نقل کیا کہ آپ نے
فرمایا کہ ہر عہد شکن کے لئے قیامت مین ایک جھنڈا ایسا ہوگا کہ وہ اوس سے پہچانا جاویگا
اور ابی سعیدؓ نے نقل کیا کہ آپنے فرمایا کہ ہر عہد شکن کا جھنڈا قیامت کے دن اوس کے

سُرین پر لگایا جاویگا اور یہہ بڑی رسوائی اور ذلت کا سبب ہوگا اور مسلم مین جو بڑی
معتبر کتاب ہے اسلام کی مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ہر عہد شکن کا ایک جھنڈا ہوگا اور
وہ اوتنا ہی بلند ہوگا جتنی اوس نے عہد شکنی کی ہوگی غرض عہد کو پورا کرنا اور اقرار کو
وفا کرنا بہی دستور العمل ہے اہل اسلام کا خواہ اگلے ہون یا پچھلے اور اسی وجہ سے سلاطین
اور حکام اہل اسلام جو اہل حکومت و دولت ہین جب معاہدہ اور اقرار صلح کا کسی سے
کرتے ہین اوس اقرار اور صلح کو مرتے دم تک پورا کرنے مین بدل ساعی ہوتے ہین اور
اوس اقرار اور صلح کے توڑنے کو خلاف شیوۂ اسلام اور مخالف طریقۂ ایمان اور بڑا
گناہ اور نہایت برا جانتے ہین اور جو عہد و اقرار کوئی رئیس اسلام کرتا ہے تو اوسکی رعایا
اور برایا بہی اوسمین شامل ہوتی ہے اور اوس عہد کے وفا کو اپنے ذمہ لازم اور واجب
جانتی ہے گو بروقت صلح رعیت کا ذکر نہ آوے اسلئے کہ حاکم وقت اور رئیس ملک گویا
اپنی ساری رعیت کیطرف سے عہد باندہتا ہے اور تمام ماتحتون کی جانب سے اقرار کرتا
ہے نہ خاص اپنی ذات سے غرض یہہ کہ اوسکا اقرار کرنا گویا تمام رعیت اور ماتحتون کا اقرار
کرنا ہے ہر شخص اس بات کو بخوبی جانتا ہے کہ غدر کے وقت مین جب لشکر سرکار انگلشیہ
باغی ہوگیا اور ظلم و تعدی جو اون سے بن سکا سب کچہہ کیا اوسوقت مین روساء ہند جنکو
اپنے عہد و قرار کا خیال تہا وہ اپنے اقرار پر برقرار رہے اور عہد شکنی اور بیوفائی سے
برسرکنار اور جس نے اوسکے برخلاف کیا وہ صرف حاکمون ہی کے نزدیک برا نہین ٹہرا بلکہ
شیوۂ اسلام اور طریقۂ اہل ایمان سے دور اور عہد شکن اور بیوفا اپنے دین مین بہی
اور مرتکب بڑے گناہ کا سمجہا گیا اور قیامت کے دن اوسکا جو حال ہوگا وہ بہی وہان
کہل جاویگا غرض کہ وہ شخص دونون جہان کے زیان اور دونون عالم کے نقصان مین
گرفتار ہوا اور جب پورا کرنا مدت عہد کا اور تمام کرنا اپنے اقرار کا شریعت مین ضرور ہوا
تو ہر رئیس کو کسی ریاست کا رئیس کیون نہو پر ضرور ہے کہ اپنے عہدونکو اونکی مدت تک

مین نئی باتون کا نکالنا اور تازی اپچ ڈہالنا اور حیلون کے ایجاد اور فریبون کی بیخ و بنیاد قایم کرنا سراسر ناشائستہ اور ممنوع اور محذور ہے

ابیات

ہم اہل حدیث ہین برادر — ہے قول نبی ہمارا رہبر
ہر مکر سے پاک و دور ہین ہم — اور کذب سے بہی نفور ہین ہم
بہاتی نہین ہمکو حیلہ بازی — آتی نہین ہمکو جعلسازی

غرض یہہ کہ اگر غور سے دیکہو اور خوب خیال کرو تو سارے عالم کا فساد اور تمام خرابیون کی بنیاد یہی گروہ ہے جو اپنے آپکو کسی مذہب وغیرہ کا مقلد کہتا ہے اور جو قبرین نہین پوجتا اور ڈہونگ دہتورا نہین کرتا اور ریختہ شدہ عَلَم غَلَم اور نیزے جہنڈے سے نہین کہڑے کرتا اور اکیلے ایک قرآن کا تابع ہے اور حدیث کا پیرو اوسکو وہابی کہنا ظلم ہے

جبتنے ہین یہہ خار و خس کے آفات — سے باد صبا تری کرامات

کسی نے نہ سنا ہوگا کہ آجتک کوئی موحد متبع سنت حدیث و قرآن پر چلنے والا بیوفائی اور اقرار توڑنے کا مرتکب ہوا یا فتنہ انگیزی اور بغاوت پر آمادہ ہوا جتنے لوگون نے غدر مین شر و فساد کیا اور حکام انگلشیہ سے برسر عناد ہوئے وہ سب کے سب مقلدان مذہب حنفی تہے نہ متبعان حدیث نبوی مگر مکر اور زور کی راہ سے فتنہ پردازی کی تہمت دوسرون پر باندہ دی اور اہل غدر کو وہابی ٹہرادیا اور حکام کے ذہن مین اس خیال غلط کو بخوبی جما دیا

ابیات

مشک بیزی ہے تیری زلف کا کام — آہوے چین کا بہانہ ہے فقط

اس فتنہ غدر مین کہ لشکر سرکار انگلشیہ اطاعت حکام سے منحرف ہو گیا بعض جگہہ ایسا ہی ہوا کہ جو بدل دشمن سلطنت اہل فرنگ تہے کمال چالاکی اور چستی سے خیرخواہ اور دعاگو بنکر جاہ و منصب حاصل کر بیٹہے اور بہت سے لوگ جو گوشہ نشین اور فاقہ گزین فتنہ و فساد سے دور بے زبانی سے مجبور آمد و رفت حکام سے معذور تہے وہ اپنی سادگی

سے اپنی براءت اور صفائی کی دلیلین بیان نکرسکے اور جہوٹی تہمتون اور کہوٹے بہتانون کی وجہ سے آفات اور بلیات مین گرفتار ہوکر بعضے پہانسی پا گئے بعضے لوٹ مارین تباہ وبرباد ہوگئے بعضون کے وظیفے اور وثیقے ضبط ہوگئے بعضونکی تجارتین اور معاملات بے ربط ہوگئے بعضے محبوس اور اسیر ہوکر کالے پانی پہونچے اس کارروائی مین کوئی غفلت سرکار کی نہین ہر ریاست مین اس قسم کے لوگ ہوتے ہین جو اپنی چالاکی سے بڑے بڑے حکام بیدار مغز کو دہوکا دیتے ہین حاکم مسلمان ہو یا غیر مسلمان ہو آخر آدمی ہے عالم الغیب نہین ظالم وہ ہے جو دیدہ و دانستہ ہو نہ وہ جو بے علمی اور بیخبری کی راہ سے بعد جد و جہد بسیار کے وقوع مین آوے غرض ان جہگڑون سے قطع نظر کرکے مین کہتا ہون کہ علماء اسلام مین سے سبنے تصریح کی ہے کہ اقرار کا توڑنا اور وفا سے موہنہ موڑنا بڑا گناہ ہے شیخ ابن حجر مکی نے منجملہ ترپین کبیرہ کے اسکو بہی ایک کبیرہ گنا ہے اور قرآن شریف کی اس آیت سے بحث مذکور کو شروع کیا ہے وَاَوْفُوا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا یعنی اللہ تعالے فرماتا ہے کہ پورا کرو اقرار کو اقرار قیامت مین پوچہا جاویگا اور اوس بحث کے آخر مین کہا ہے کہ اقرار توڑنے مین یہہ بہی داخل ہے کہ جہاد مین کسی کافر کو امان دیوے اور پہر اوسکو قتل کر ڈالے یہہ بہی بڑا گناہ ہے انتہی اور اس سے بخوبی واضح ہوگیا کہ اقرار توڑنا اون کافرون سے بہی بڑا گناہ ہے جنسے لڑائی ہو دوسرونکا تو کیا ذکر ہے اس مقام مین ہم یہہ بہی کہہ سکتے ہین کہ اگر ہندوستان دار الحرب بہی ہو تو بہی حکام انگلشیہ کے ساتہہ جو یہان کے رئیسون کا عہد اور صلح ہے اوسکا توڑنا بڑا گناہ ہے اور اسکے بعد شیخ ابن حجر نے اوسی کتاب مین کہا ہے کہ اسی مین وہ عہد و امان بہی داخل ہے جو درمیان مسلمانون اور مشرکون کے ہو جیسا کہ بعض مفسرین نے کہا ہے اور روایت کی بخاری اور مسلم نے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص ہین کہ مین اون کا

نام سے چڑہ پہر انکو وہابی کہنا گویا موہنہ چڑانا ہے اور مذہبی جاننا بالکل ستانا
ہمارا تو یہہ حال ہے کہ سب مذہبون سے آزاد ہین اور قرآن و حدیث کے مطیع و منقاد
اگر کہو کہ وہابی وہ ہے کہ دولت انگلشیہ کا دشمن ہو اور اون پر جہاد کو فرض جانتا
ہو تو اوسکا جواب اسیقدر کافی ہے کہ مسئلہ فرضیت جہاد کا بیشک قرآن و حدیث
بلکہ ہر کتاب مذاہب اسلام مین خواہ زبان عرب کے ہو خواہ عجم کے موجود ہے اور یہہ
کتب ہر زبان مین ترجمہ ہو کر ہند و سندہ و عرب و عجم کے تمامی قریٰ مین اور امصار مین
منتشر ہین اور ہر عام و خاص بلکہ جمیع ناس بمبئی و کلکتہ و مدراس کے ملکون مین اونکے
درس و تدریس مین مشاغل رہتے ہین اور فضائل جہاد کے اور حکم اوسکا پڑہتے اور
سنتے ہین اور اعتقاد اوسکی فرضیت پر رکہتے ہین غرض کہ اسمین تخصیص کسی فرقہ کی اور
خصوصیت کسی گروہ کی کرنا محض بے اصل ہے اور وجہ اسکی کہ باوجود عام ہونے اس
امر کے خاص ایک جماعت اہل سنت کو وہابی قرار دینا عقل مین نہین آتی اور خیال مین
نہین سماتی اور جو لوگ اس حیلہ گری سے بعض حکام کو برسر انتقام لاتے ہین اون سے
کوئی پوچہے کہ آیا تمہاری کتب درسیہ مذہبیہ مین حکم جہاد کا مخالفان اسلام کے ساتہہ
موجود ہے یا نہین اور جب کہ تمہاری کتب مین بہی مرقوم و مکتوب ہے تو تم اعتقاد اوسکی
حقیت کا رکہتے ہو یا نہین اگر اعتقاد حقیت رکہتے ہو تو پہر کیون بیٹہے ہو اور جہاد خاص عیسائیون
کے ساتہہ ہی فرض ہے یا سب مخالفون کے ساتہہ ہی ہے اس سے بہی کوئی مسلمان انکار نہین کر سکتا
اور یہہ نہین کہہ سکتا کہ ہماری کتب مین موجود نہین یا ہمکو اسپر اعتقاد نہین مگر اتنا ضرور کہیگا کہ
جہاد و وجود شرائط جہاد پر موقوف ہے جو سنت صحیحہ یا مذہب فقیہہ کی کتب مین مرقوم ہین اور
جب تک وہ شرائط پائی نجاوین جہاد ہرگز جائز نہین اور بغیر اون شرائط کے اگر کوئی جہاد
کا مرتکب ہو تو وہ اپنی شریعت کے بہی خلاف کام کرتا ہے اور جب مدار کار جہاد کا بلا تخصیص
حکام فرنگ کے اون شرائط پر موقوف ہو تو ہر شخص یقین کر سکتا ہے کہ اندنون مملکت ہند مین

لڑائی عرب مین ضرب المثل ہوگئی اور جبل عکاذ بہی اوسی ملک مین واقع ہے کہ ایک مدت سے عربی فصیح سوا اوسکے اور کہین باقی نہین۔ الحاصل جو حال وہابیون کا ان سات فصل مین تحریر ہوا اس سے زیادہ کسی کتاب تاریخ وغیرہ مین کسی نے نہین لکہا اور یہہ موافق تحریر وتحقیق علمار عیسائین کے ہے اس سے زیادہ تحقیقات بہی ممکن نہین ہے اس حال کے ملاحظہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانان ہند مین کوئی مسلمان وہابی مذہب نہین ہے اسلیئے کہ جو کارروائی ان لوگون نے ملک عرب مین عموماً اور مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ مین خصوصاً کی اور جو تکلیف انکے ہاتھون سے ساکنان حجاز وحرمین شریفین کو پہونچی وہ معاملہ کسی مسلمان ہند وغیرہ نے ساتہہ اہل مکہ ومدینہ کے نہین کیا اور یہ اسطرح کی جرأت کسی شخص سے نہین ہوسکتی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ یہہ فتنہ وہابیون کا سنہ ۱۸۱۸ع مین بالکل خاموش ہوگیا اوسکے بعد کسی شخص امیر وغریب نے اوس ملک مین بہی پہر سر نہ اوٹہایا بلکہ اوسی سن مین جو بدنظمی ملک ہندوستان مین بسبب طوائف الملوکی کے واقع تہی وہ سب حسن تدبیر سرکار انگریزی سے دور ہوئی ایک طرف ہنگامہ قتال کا ہاتہہ سے نواب امیرخان والی ٹونک کے گرم تہا دوسری طرف ہلکر راجہ اندور نے غل غپاڑا ملک خاندیس وغیرہ مین ڈالا تہا تیسری طرف زور وشور لوٹ مار کا ہاتہہ سے پنڈارون کے تہا چوتہی طرف ملک مالوہ مین کارخانہ حرب وضرب کا ہاتہہ سے میان وزیر محمد خان بہادر کے قائم تہا اسیطرح ہر قطر ہندوستان مین ایک ایک سردار اپنی دلاوری سے ملک گیری اور تباہی رعایا کر رہا تہا حکام دولت انگلشیہ نے سب سردارون سے موافق اونکے رتبہ کے عہد نامے کیئے اور سبکو اونکی جگہون مین بہ امن وامان تمام بٹہا دیا اور ایک ایک حصہ ملک کا اونکے تحت تصرف مستقل مین دیکر نسلاً بعد نسل اور بطناً بعد بطن وثیقت نامہ لکہدیا جو آجتک بدستور قائم ہے اور اوسکی پابندی طرفین سے برابر ہر زمانہ مین ہوتی ہے چنانچہ عہدنامہ

ریاست بھوپال اسی ۱۸۱۸ء مین ہوا جو سال ختم فتنہ اہل نجد کا ہے جنکی طرف وہابی منسوب
ہین اوس دن سے آجتکا دن ہے کہ کسی نے سرکار برٹش سے کسی قسم کی مخالفت و
سرکشی نہین کی بلکہ بپابندی قول وقرار مذکور زمانہ غدر ہندوستان مین جبکہ اکثر رعایا
خالصہ انگریزی کی بدل گئی رؤسا ہند نے بقدر اپنی طاقت و مقدرت کے سرکار برطانیہ
کو رسد و فوج اور مال سے مدد واجبی دی نواب سکندر بیگم صاحبہ مرحومہ نے بھوپال
سے تا جہانسی فوج ریاست بھیجی اور غلہ و اجناس علاقہ بھوپال سے ہر طرح کی اعانت کی
اسی طرح نواب شاہجہان بیگم صاحبہ عالیہ نے ہنگامہ فوج کشی کابل مین مستعدی آپنے
واسطے مدد سرکار انگریزی کے فوج و مال سے ظاہر کی اور سال حال مین جبکہ مہم مصر
پیش آئی طرح طرح کی دلسوزی اور اعانت ظاہر فرمائی یہانتک کہ جب سرکار نے اعرابی
پاشا کو شکست دی اور ملک مصر پھر توفیق پاشا خدیو مصر پر مسلم ہوا تو اوسکی خوشی مین
اتواب قلعہ فتحگڈھ سے کیئن اور خریطہ خط تہنیت روانہ صدر کیا اسی طرح ہر موقع مین
باتفاق نامہ نگار سب سے پہلے اپنی خیرسگالی اور مدد دہی کا ارادہ سچے دل سے ظاہر کیا
جسکا شکریہ ذریعہ تحریر سررشتہ و تار ہائے برقی مکرر سہ کرر طرف سے جناب ویسرائے کشور ہند
کے معرض اظہار مین آیا اور یہہ کارروائی موجب کمال خوشی حکام عالیمقام ہوئی ۔

ذکر عمود جدید بعد فتح مصر کے ۱۵ ستمبر ۱۸۸۲ء سے ایک ستارہ نیزہ دار جانب
مشرق سے تا تاریخ ہذا روزانہ آخر شب کو بنواخت چہار ساعت برآمد ہوتا ہے جسکی دم
مثل ایک نیزہ بلند کے نہایت لمبی و چوڑی ہے سر اوسکا چھوٹا مشرق کی جڑ مین ہے اور
دم طرف جنوب کے منحرف اور سر پتلا برابر تارے کے اور دم نہایت عریض سفید رنگ
یکسان ہے جو ستارہ بعد زمانہ غدر ہندوستان کی جانب شمال سے نکلتا تھا اوسکی
صورت اور تھی وہ اتنا بڑا نہ تھا اور اوسکی دم بوجہ اجتماع چند کواکب خورد دیکھنے مین
آتی تھی گویا دمدار ہونا اوسکا ہیئت مجموعی تارون سے منتزع ہوتا تھا اور اس

تارے کی دُم مجرد ایک ستون سفید روشنی ہے کواکب دیگر سے یہہ دُم ملحوظ نہین
ہوتی مذہب اسلام مین تاثیر کواکب کا اعتقاد نجومیونکی طرح پر نہین بلکہ زینت آسمان
اور آلہ رجم شیاطین اور علامات راہ بر و بحر مین ہین لکن اسقدر ضرور ہے کہ کثرت سے
جلد جلد نکلنا ایسے ستارون کا جنکو دمدار کہتے ہین علامت قرب زمان ظہور مہدی منتظر
و نزول حضرت مسیح علیہ السلام لکہا ہے اور اب مدت ڈیڑہ ماہ کی ختم تیرہوین صدی کو
باقی ہے پر سنہ ١٣٠٠ ہجری اور سنہ ١٨٨٣ع سے چودہوین صدی شروع ہوگی اور نزول
عیسیٰ علیہ السلام و ظہور مہدی و خروج دجال اول صدی مین ہوگا جس کسی صدی
مین ہو اور اس وجہ سے کہ یہہ نزول و ظہور و خروج اوس وقت ہوگا جبکہ دنیا ظلم و جور
سے بہر جاوے اور ہر صنعت گری و عملداری اپنے کمال کو پہنچ جاوے معلوم ہوتا ہے
کہ زمانہ نزول جناب مذکور نہایت قریب ہے ہر طرف سے تعصب مذہبی کا زور ہے
نیچریونکا شور ہے نیچر تو بظاہر آپکو زبردستی مسلمان کہتے ہین ہنود مین بہی بعض
پنڈت موجد مذہب جدید ہوکر داعی خلق خدا طرف اپنی اوپج کے ہین مسلمانان لکہنؤ
مین ایک مذہب بین بین کا نکلا ہے اس قسم کے مفاسد سے ساری دنیا بہر گئی تیرہ سات
سال سے ایک نہ ایک جگہہ ہنگامہ قتال گرم ہے کوئی اپنے آقاے قدیم سے باغی ہوتا ہے
کوئی کسیکو زبردستی باغی وہابی ٹہراتا ہے کوئی وہابیت کا منکر ہے کوئی
صلح کل کا طالب کوئی مقید مذہب خاص کا ہے کوئی درپے آزار غربا اہل اسلام ہے
کوئی سرپرست مذہب دہریہ کا ہے کوئی مسائل مذہب کو تقریر فلسفی مین لاتا ہے کوئی
اہل سنت کی رد مین باثبات تقلید مذاہب سرگرم ہے کوئی متبعین حدیث کو رافضی بتلاتا
ہے کوئی مقلدون کو گمراہ جتاتا ہے کوئی کسی کی معاش و جایداد جعلسازی سے چہین
لیتا ہے کوئی فریب و دغابازی سے رسائی اپنے نزدیک روسا و حکام کی چاہتا ہے
کوئی ممنون احسان و فکر محسن کشی مین ہے کسی جگہہ باپ و بیٹے مین جنگ ہے کہین گہر داماد و خوشدامن مین

نام لیا ہے جو کسی کے نزدیک مذہب وہابی کے نہین ہین جیسے درمختار۔ پس جو لوگ قبر کو نہین
پوجتے مردون کی نذر و نیاز نہین کرتے۔ مولویون اور درویشون کی رائے کی اطاعت نہین
بجا لاتے مجلس مولود نہین کرتے تعزیہ نہین بناتے کسی مذہب خاص کے پابند نہین۔ چوری و
دغابازی و رشوت خواری و زناکاری و عہد شکنی وغیرہ افعال بد کو منع کرتے ہین اور جو
دین بارہ سو برس سے چلا آتا ہے کہ جسوقت سوائے اسلام کے کوئی نام مذہب کا جانتا نہ تھا
اور وہ قرآن شریف اور حدیث کی کتابون مین لکھا ہے اور وہ کتابین ساٹھہ ستر برس بلکہ
اوس سے پیشتر سے مکرر۔ کرر کلکتہ و دہلی و بمبئی و مصر وغیرہ مین طبع ہوئی ہین اور ہوتی ہین
اور اونکا منشا صرف قائم ہونا عبادت پر یعنی نماز و روزہ و حج وغیرہ فرائض پر اور بچنا ہر
فساد کی بات سے ہے اور اس قسم کی کتب و رسائل سیکڑون عدد عربی وغیرہ زبانون مین
سیکڑون برس سے تالیف ہوئی ہین نہ چودہ کتابین ہین نہ چالیس۔ اونکو یہہ بعضی لوگ
جو پابند کسی مذہب خاص کے ہین وہابی کہتے ہین۔ ایک شخص فضل رسول نام شہر بداون
ملک ہندکا رہنے والا تہا سب سے پہلے وہابی نام اوس نے مسلمانان ہندکا رکھا پہر اس نام
کو عوام مین مشہور کر دیا جو لوگ فسادی تہے اونہون نے حکام کے ذہن مین یہہ بات ڈالدی
کہ جو لوگ وہابی کہلاتے ہین وہ سرکار انگریزی کے دشمن ہین۔ سرکار نے جو غور فرمایا۔ تو
یہہ دریافت کیا کہ مطلق وہابی کے کہنے سے کوئی ہمارا دشمن نہین سمجھا جاتا جب تک کوئی جرم
بغاوت اوس سے صادر نہو۔ مگر یہہ بات مدت دراز کے بعد سرکار نے سمجھی ورنہ ایک زمانہ
مین صرف کسی کے وہابی کہدینے پر بہی مواخذہ ہوجاتا تہا۔ اب وہ بات باقی نرہی۔ سید احمد
شاہ ساکن نصیرآباد بریلی مین ایک شخص تہے جنہون نے بہت خلق کو نماز روزے پر قائم کیا
اور گناہون اور فساد کے کامون سے روکا۔ اور پہر وہ ہندوستان سے چلے گئے۔
اطراف پنجاب مین سکہون سے لڑے اونکو فضل رسول بداونی نے وہابی ٹہرایا اور
سرکار کا دشمن بتلایا حالانکہ وہ کلکتہ تک گئے تہے اور ہزارون مسلمان فوج انگریزی کے

اونکے مرید ہوئے تھے ۔ مگر اونہون نے کبھی یہہ ارادہ ساتھہ سرکار انگریزی کے ظاہر نہین کیا
اور نہ سرکار نے اون سے کچھہ تعرض فرمایا حالانکہ خاص کلکتہ سے سات سو آدمی اپنے ہمراہ
لیکر حج کو گئے اور مدت دراز تک ہزارون مریدون کو ہمراہ لیکر ہندوستان کے شہرون
مین وعظ و نصیحت کرتے پھرے اسکی تصدیق کیواسطے تحریر سید احمد خان سی ایس آئی
کافی ہے جو اونہون نے جواب مین ڈاکٹر ہنٹر صاحب کے خاص لندن مین بعبارت اردو
و انگریزی طبع کرائی ہے اوسمین حال وہابیون کا اور حال سید احمد شاہ بریلوی کا اور مسئلہ
جہاد و ہجرت کا اور مسئلہ دار الحرب اور دار الاسلام ہونے ملک ہندوستان کا اور ذکر
اون کتابون کا جنکو لوگ تصنیف وہابیونکی خیال کرتے ہین مفصل لکھا ہے اور اونکا لکھنا
اسواسطے زیادہ معتبر ہے کہ یہہ بڑے معتمد گورنمنٹ عالیہ اور خیر خواہ سرکار انگریزی کے ہین بلکہ
تو سید احمد شاہ بریلوی کو نہین دیکھا اور نہ اونکا زمانہ پایا لوگون سے اونکا حال سُنا اور
کتاب سید احمد خان سی ایس آئی مطبوعہ مقام لندن سنہ ۱۸۷۲ء مین لکھا دیکھا مگر حال مین جو ایک
روبکار محکمہ گورنمنٹ پنجاب وغیرہ مورخہ دہم نومبر سنہ ۱۸۷۶ء مقام کوہ مری دیکھا تو اوسکا مضمون
اس عبارت سے معلوم ہوا کہ لفٹنٹ گورنر جنرل صاحب بہادر نے تین سو آدمی کی درخواست
کے جواب مین جنکو لوگون نے وہابی مشہور کر کے ہر طرح کی معاش و عہدہ جات سرکار انگریزی
سے محروم کر رکھا تہا یہہ تحریر فرمایا کہ جناب موصوف کیطرف سے اوس عرضی کا جواب لکھا جاتا
ہے جسپر قریب تین سو شخص کے دستخط ہین اور جسمین کئی ہزار اشخاص کی راے اور خواہشونکا
اظہار ہے جو اہل اسلام مین اوس فرقے سے تعلق رکھتے ہین جو عوام الناس مین وہابی
کے نام سے مشہور ہین سائلونکا بیان ہے کہ اگرچہ وہ ایسے خیر خواہ سلطنت کے ہین جیسے اور
رعایا سے حضرت علیا ملکہ معظمہ دام اقبالہا مین سے تو بہی وہ بسبب اشتباہ بدخواہی بہت
سی کلفتون کے زیر بار ہین اور چند ناچاریون کے متحمل کیے جاتے ہین کہ وہ اپنے مذہب
کی رسوم کو آزادی کے ساتہہ ادا نہین کر سکتے حالانکہ ملکہ معظمہ کے اشتہار نے سبکو آزادی کا

ملبوس رہین اوسکے ثبوت مین تذکرہ لکھا جاتا ہے کہ سید ہدایت علی تحصیلدار پٹیالہ جو فرقہ وہابی مین بہت مشہور ہین کچھ عرصہ ہوا کہ عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹی پر مترقی ہوئے اور کم سے کم ایک اور شخص کا نام جو اسی ملت مین سے ہے اور جسکی خدمات اکثر رفع پسند ہوئی ایسے ہی ترقی کے لیے جو کسی مناسب وقت پر عمل مین آوے فہرست مین درج ہے نواب لفٹنٹ گورنر بہادر خوش ہین کہ اونکو یہہ موقع سا ملون کے اطمینان کرنیکا ملا کہ جب تک اونکا چال وچلن ایسے نیک رویہ سے اور ایسا خیر خواہانہ جیسا کہ اب ہے رہیگا تو اون سے سرکار با وقار نا مہربانی سے سلوک نہ کریگی یہہ مراسلت صاحبان کمشنران قسمت ہاے اضلاع کے لیے بہیجی جاویگی ۱۰ نومبر سنہ ۱۸۷۶ع کوہ مری - تمام ہوئی عبارت روبکار حکمہ گورنمنٹ پنجاب کی بقعدہ سول اینڈ ملٹری گزٹ مورخہ ہشتم اگست سنہ ۱۸۷۹ع مطبوعہ لاہور مین تائید اس عبارت کی اسطرح پر دیکھی گئی کہ آج کل مشکل ہوگا اگلے خیالات کو جو لوگ ثابت کر رہے تھے کہ بغاوت ہند کی وہابیون کے سبب سے ہوئی اسکا ثابت کرنا مشکل پڑیگا اور اس گزٹ مین یہہ بہی ذکر ہے کہ مولوی محبوب علی دہلوی نے زمانہ غدر کی لڑائی کی نسبت جس مین بخت خان باغی نے اونکو شریک کرنا چاہا تہا جہاد ہونے کا انکار کیا اور مولوی محمد حسین لاہوری بہی اب تک بذریعہ پرچہ اشاعۃ السنۃ جہاد کا نسبت گورنمنٹ ہند کے انکار کرتے ہین پہر دوسرے پرچہ گزٹ مذکور مورخہ اکتوبر سنہ صدر مین یہہ لکہا دیکہا کہ مولوی محمد حسین لاہوری نے سر لوئیس کاوگناری کا مقام کابل مین ظلماً مارا جانا ثابت کیا ہے اور مذہب اسلام سے مسئلہ اسکا یہہ بتایا ہے کہ قاصد مذہب مخالف کا نزدیک مسلمانون کے مارا نہین جاتا اور آنحضرت صلعم نے اس امر کے آخر عمر مین وصیت فرمائی ہے - پہر اشتہار تحریر اس فصل مین پرچہ موسوم تیرہوین صدی جلد سوم نمبر پنجم مطبوعہ دفتر آگرہ اخبار محلہ نئی بستی مورخہ سنہ ۱۲۹۸ھ اس مضمون سے میری نظر مین گذرا کہ ہمکو الہ آباد مین چند روز رہنے کا اتفاق ہوا اونہان

ہمنے چند نوجوان دیکھے جو اس فکر مین مدہوش ہین کہ مسلمانون کی رسمی اور مذہبی عیوب
کی ایک کتاب بنائی جاوے اور جتنے عالم ایسے ہوئے ہین کہ اونپر محدث کا لفظ بولا گیا
ہے اور نیز اب جو عالم اس قسم کے جہان جہان موجود ہین اونکو ایک فہرست مین داخل
کرکے اونکی تصنیفات پر اعتراض کیے جاوین۔ اور اونکو لقب وہابی سے یاد کیا جاوے
اوس کتاب کا نام رجسٹر تردید وہابیان تجویز کیا گیا ہے الی قولہ اس سے بجز تسوید کاغذ
کیا حاصل ہے اگر خوشنودی وخوشامد گورنمنٹ کے لئے ایسی کتاب کی ضرورت ہے تو
یہ بات دوسری ہے اور اوسکا ڈہنگ ہی دوسرا ہے اور اوسمین دردسر کرنا لاحاصل
ہے ایسی کئی کتابین تصنیف ومشتہر ہوچکی ہین ازانجملہ ہمکو خوب یاد پڑتا ہے کہ سنہ ۱۲۸۷ھ
یا سنہ ۱۸۷۱ع مین جبکہ چند صاحبان انگریز نے اس امر پر بحث شروع کی تھی کہ فرقہ وہابیہ
کے مسائل ہماری سلطنت مین ذریعہ فساد ہوسکتے ہین اور اوسپر بہت سے ملکی خیرخواہون
کی طبیعت کارجحان ہوکر بہت دنون تک اوسکی بحث جاری رہی تہی آخر کو وہ بحث
دست اندازی گورنمنٹ سے باہر رکہی گئی اوسوقت مولوی عبداللطیف خان بہادر
مجسٹریٹ کلکتہ نے اوس خیال کے رد مین عام مسلمانون کیطرف سے ایک رسالہ مشتہر
کیا تہا اور اوسمین عام اطراف ہندوستان کے عالمون اور نیز علمار مکہ ومدینہ وغیرہ
کے فتوے نقل کیئے تہے جس سے سرکار کو معلوم ہوجاوے کہ تمام فتاوائے مذکورہ
کی رو سے کل مسلمانون کو سرکار کی مخالفت ناجائز ہے اور کسی شخص کو حیثیت موجودہ
پر ہندوستان کے دارالاسلام ہونے مین شک نہ رہے اور ہمارے بہوپال مین بہی
جناب مستطاب معلے القاب فاضل اجل عالم اکمل محدث باکمال مفسر بےمثال حضرت نواب
والاجاہ امیرالملک سید محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر دام اقبالہ نے اوس
رسالہ کو پسند فرماکر حکم دیا کہ اوسکو اچہی طرح شائع کرین اور حضور موصوف نے
خود بہی اس مسئلہ کو نہایت تحقیق واحتیاط سے اپنی کئی کتابون مین بصراحت تمام

تحریر فرمایا ہے جسمین حیثیت موجودہ پر سرکار انگریزی کی مخالفت کو قطعاً ناجائز لکھا ہے اور جن علما متقدمین نے مثل شاہ عبدالعزیز صاحب وغیرہ کے بتاویلات دیگر اسکے خلاف اپنا مسلک اختیار کیا ہے اون تاویلات کو نہایت عمدگی سے علحدہ کیا ہے خصوصاً حضور محتشم الیہ نے دو برس بیشتر اس مسئلہ کو کتاب موائد العوائد مین نہایت خوبی و تحقیق سے بیان فرمایا ہے اور جیسی اور کتابین ہندوستان سے لیکر مصر اور استنبول تک اور پشاور سے لیکر طہران تک تقسیم ہوگئین ویسے ہی یہہ کتاب بھی جا بجا پہونچ گئی اور اگر کوئی صاحب ہم سے فرمایش کرینگے تو ہم بھیجدینگے پس ہمارے نزدیک جب ایسے عالم مستند اور رئیس معتبر کی کتاب موجود ہے اور مولوی عبداللطیف خان صاحب کے رسالہ مین بہت سے فتوے بصراحت مندرج ہین تو اب ایسے ایسے چھٹ بھیتون کو اپنے دخل درمعقولات کی کیا ضرورت ہے اور اپنے مذہب کی کتابون پر بے فائدہ جھوٹے اعتراض وارد کرنے اور دوسرونکی نظر مین خود کو مطعون کرنے سے کیا فائدہ الی قولہ مثلاً ہم سنی المذہب ہین ہمکو کوئی وہابی بیان کرے جسکی اصلیت کچھہ نہین اور نہ وہابی کا لقب اپنے لئے کسی نے اختیار کیا ہے اور اوسکی علت یہہ ہو کہ سرکار ہم سے بدظن ہو یا ہماری اور ہماری حیثیت کی نسبت بے موقع الفاظ کا استعمال کرے یا ہمارے عقائد پر ایسے اعتراض وارد کرے جس سے مذہب مین برانگیختگی پیدا ہو تو اس دور انگلشیہ مین بصورت استغاثہ مصنف مذکور تباہی و بربادی سے محفوظ نہین رہ سکتا پھر ایسا کام کیون کرے جس سے بجز حماقت و نقصان کے کچھہ فائدہ نہو اس سے بہتر یہہ ہے کہ جو شخص مذہبی امور مین مداخلت کی لیاقت نہین رکھتا ہے وہ خود کو دخل درمعقولات سے بچاتا رہے یا خود کو اس لائق کرلے تب ایسا حوصلہ کرے انتہی بلفظہ - اسکے بعد نمبر ششم جلد چہارم اشاعۃ السنۃ کو مینے دیکھا اوسکے اول مین یہہ لکھا ہے کہ صفحہ ۱۶۴ سے آخر تک لائق ملاحظہ گورنمنٹ ہے

یہہ پرچہ بابت رجب سنہ ۱۲۹۸ھ مطابق جون ۱۸۸۱ء کے ہے مینے بھی اوسکو ملاحظہ کیا معلوم ہوا کہ راے صاحب اشاعت کی دربارہ اصلاح طریقۂ مناظرۂ مذہبی اتفاق باہمی اہل اسلام و انتظام عام ملک ہند کے بہت مناسب اور صحیح ہے گورنمنٹ کو اوسپر لحاظ فرمانے سے نہایت احسن جانب عامہ خلق سے حاصل ہوگا اور رفع تعصبات مذہبی سے جسمین خاص و عام گرفتار ہین ایک عمدہ انتظام ملک کا ہاتھہ آویگا اسکے بعد مین کہتا ہون کہ مینے جو اپنی کتابون مین مطابق مذہب حنفیہ ہندوستان کو دار الاسلام لکہا اور فقدان شرائط جہاد کا اس ملک مین ذکر کیا جسکا حوالہ تیرہوین صدی مین دیا گیا ہے یہہ تحریر میری قبل از اطلاع کے ہے اوس بحث پرجو کلکتہ مین ہوئی اور اوسمین مولوی عبد اللطیف خان صاحب بہادر سی ایس آئی اے نے کوشش فرمائی اور سید احمد خان صاحب بہادر نے نکتہ چینی ڈاکٹر ہنٹر صاحب مین کتاب بنائی کیونکہ اس ریاست بہوپال مین ہم آجتک بحث مذہبی کا کسی قوم کے ساتھہ چرچا نہین ہے کہ ریاست اور اہالی ریاست کو دوسرے بلاد کی بحث پر اطلاع یا شوق دیکھنے ایسی کتب کا ہو بلکہ مینے اس سنہ ۱۲۹۸ھ مین بضرورت ملکی نکتہ چینی مذکور وغیرہ کو دیکہا اور طرف اخبار مذکورہ کے رجوع کیا اسلئے کہ تحریرات مذکورہ کو موافق منشاء اہل اسلام عموماً اور اہل حدیث کے خصوصاً پایا مجھکو اس جگہہ شکرگذاری خواجہ محمد یوسف علی صاحب مہتمم تیرہوین صدی کی لازم ہے کہ اونہون نے غائبانہ میری تحریر سابق و لاحق کی تصدیق و تائید فرمائی لطف دیگر یہہ ہے کہ مینے اپنی ایک کتاب مین یہہ بھی لکہا ہے کہ ہندوستان جن علماء کے نزدیک دار الحرب ہے اونکی دلیلون کی بنیاد پر بھی خاص اس جگہہ جہاد نہین ہوسکتا گویا یہہ نزاع لفظی ہے اسی طرح جو ایک کتاب عبرۃ نام دربارہ جہاد و ہجرت بزمانہ جنگ روم و روس لکھی تھی اوسمین بھی واسطے ایقاع جہاد کے وہی شرائط مذکور ہین جنکا وجود اس زمانہ مین مفقود ہے یہہ ایک کتاب دوسری ہین

جسکا نام اکلیل ہے مثلاً یہہ بات عربی عبارت مین اپنے استاد الاستاد مرحوم قاضی
محمد بن علی شوکانی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے کہ اقل درجہ عدل کا واسطے امام کے
یہہ ہے کہ مثل سرکار برٹش کے اسباب رفاہ عام مین کوشش کرے اور خیرخواہ ویمن
جو سے عامہ تعلق ہو غرض کہ مجرد وجود مسائل جہاد کا کتب قدیمہ وجدیدہ ملت اسلام
مین اور بیان احکام جہاد کا ہمراہ مخالفان مذہب اسلام کے ہرگز وسیلہ کسی فساد
و بغاوت کا ہمراہ سلطنت گورنمنٹ عالیہ کے نہین ہوسکتا ہے یہہ بات ضروریات ہر مذہب
و ہر ملت سے ہے کہ ہر عالم اپنے مذہب کا جب کوئی کتاب مذہبی بطور تحقیق تنقیح تصنیف
و تالیف کریگا تو جو بات اوس مذہب مین ازروے دلیل و برہان ثابت ہوگی اوسکو
لکھیگا جسطرح قرآن شریف اور کتب حدیث و فقہ اسلام مین کتاب الجہاد مع جملہ مسائل
و فضائل و احکام موجود اور درس و تدریس مین مروج ہے اس تصنیف سے کوئی احتمال
وقوع فتنہ و فساد کا نہین ہوسکتا جب تک کہ صاحب تصنیف اسباب ظاہری بغاوت
جمع کرکے مدعی امامت یا جہاد کا نہو اور دعوت عام فتنہ و فساد نکرے ہزارہا باغی
زمانہ غدر وغیرہ مین ازروے تواریخ ملکی ایسے دیکھے سُنے گئے کہ جن سے پہلے درجہ
کی بغاوت حکام سابق وحال کی واقع ہوئی حالانکہ وہ لوگ علم سے بالکل محروم تھے
اور اونکے افسر و امیر بھی نام جہاد کا یا اوسکی فضیلت کا حال نہین جانتے تھے جہ جائے
عوام لشکر اور مقصود اونکا اوس بغاوت سے جہاد اسلامی نہ تھا اور اگر یہہ مقصود
ہوتا تو کبھی کوئی عالم اسلام اونکی تصدیق و تائید اس کام مین نکرتا معہذا تہمت و ہابیت
اور جہاد علمار حدیث پر خواہ قدما رہون یا متاخرین محض خیال خام ہے کوئی دانشمند
تجربہ کار معاملہ فہم ہرگز اس بات کو قبول نہین کرسکتا ہے کہ سواے اون ملایون کے
جو علم کامل سے جاہل اور تحقیق صحیح سے عاطل ہین کوئی شخص بھی اہل علم و معرفت سے
ایسا دعوی کرے کہ سرکار سے جہاد کرنا مذہب اسلام مین حالت موجودہ پر بالخصوص

فرض ہے یا اسوقت مین شروط جہاد موجود ہین آور مجھکو تو خاصتہً اس بحث مین قلم اوٹہانے سے کچھ غرض نہ تھی مگر جبکہ ایک کتاب مجموعہ خطب جسکا نام موعظہ حسنہ ہے بھوپال مین طبع ہوئی اور وہ کتاب ایسی تھی کہ اوسمین خطب جمعہ سال تمام کے فی ماہ پنج خطبہ علما ربانئین مرحومین صدہا سال کے جمع تھے مثل ابن الجوزی و محمد بن احمد یمنی وغیرہما اہل حدیث کے اوسمین اتفاقاً ایک خطبہ غزو کا مولفہ مولوی محمد اسمعیل مرحوم کا بہی آخر کتاب مین بذیل خطب کسوف وخسوف و استسقا و نکاح وغیرہ حسب طریقہ دیگر مجموعات خطب مطبوعہ بلاد متفرقہ درج تہا آوسپر یارون نے مجھکو وہابی کہدیا جس کا جواب دیباچہ کتاب غربال تاریخ بھوپال مین لکہا گیا ہے حالانکہ مین نے مولوی محمد اسمعیل کو نہین دیکہا اور نہ اونکا زمانہ پایا اور نہ اونکی کسی کتاب مین ذکر جہاد کا لکہا دیکہا آور نہ خاص اس خطبہ مین ذکر جہاد کا ساتہہ گورنمنٹ کے ہے صرف بیان فضیلت جہاد کا ہے جسطرح ساری کتب اسلامیہ مین لکہا ہے اسطرح کے خطب وکتب تاریخ سلاطین اسلام وغیرہ مین بہت لکھے ہین آور مجامیع خطب مطبوعہ بلاد متفرقہ مین بہی موجود ہین بلکہ آٹہہ برس پہلے طبع مجموعہ خطب مذکور سے مینے کتاب ہدایۃ السائل مین ایک فقرہ یہہ بہی تحریر کیا ہے کہ ہمپر نہ اتباع محمد بن عبدالوہاب نجدی کا لازم ہے اور نہ اتباع محمد اسمعیل دہلوی کا حالانکہ اگر کوئی شخص مسلمان کسی عالم اسلام کی کتاب سے کوئی مسئلہ رد شرک و بدعت و تقلید کا نقل کرے اور اوسکے موافق عقیدہ رکہے اور اوسکو اپنا پیشوا جانے تو یہہ بات بہی کچہہ مضر کسی سلطنت و دولت کو اوسوقت تک نہین ہوسکتی ہے جبتک کہ بنیاد کسی فساد وبغاوت کی اوسپر قائم نہو علمار ہر ملت و مذہب ایک دوسرے کی کتاب سے ہمیشہ نقل و استفادہ و استدلال کیا کرتے ہین یہہ امر کوئی جرم مذہبی یا قانونی نہین ہے مگر جب یہہ تہمت نسبت میرے بطور مخبری لگائی گئی تو اوسوقت جسطرح ہر شخص کو اپنے خلاف منشار امر پر غصہ و رنج ہوتا ہے مجھکو بھی اس

مخبری بے اصل اور تہمت محض پر غصہ ورنج پیدا ہوا ناچار ہمنے اس فصل کو واسطے بیان
حال وہابیت کے تحریر کیا ہمکو وہابی کہنا ایسا ہے جیسا کوئی کسیکو گالی دے اور منسوب
کرنا ہمارا طرف اون اشخاص کے جنکا نام بعض لوگون نے براہ عداوت مذہبی یا خفگی
وہابی رکھا ہے اور وہ لوگ بہی وہابی نہ تہے اور نہ اونہون نے سرکار انگریزی سے کبہی
جہاد کیا اور نہ ہندوستان مین فتوی جہاد کا لکہا سراسر نا انصافی ہے ہمین بہی اتفاق
رائے سید احمد خان صاحب بہادر سے جو اونہون نے جواب ڈاکٹر ہنٹر صاحب مین ظاہر
کی ہے اور کتاب نکتہ چینی مین لکھی ہے یہہ کہتا ہون کہ سید احمد شاہ بریلوی جنکا نام
فضل رسول بدایونی نے وہابی مشہور کیا تہا وہ اپنی ذات سے عالم مولوی نہ تہے کہ
درویش قوم سادات سے تہے شاہ عبد العزیز دہلوی کے مرید اونہین کے طریقہ پر چلتے
تہے اور وہ اپنے باپ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے طریقہ پر تہے - اور خلق کو وعظ
ونصیحت کرتے تہے اونکی نصیحت سے ہزارون جاہل ہندوستان کے راہ راست پر آگئے
شاہ عبد العزیز اور اونکے باپ کا زمانہ ہنگامۂ ملک نجد سے قریب یا اول تہا مگر اونکو
کسی نے وہابی نہ کہا اور نہ اونہون نے ملک نجد کو دیکہا اور نہ اونکو طریقہ اہل نجد پر اطلاع
حاصل ہوئی اور نہ اونہون نے کسی اپنی تصنیف مین ذکر وہابیونکا لکہا - بلکہ وہ
نام و مذہب وہابی سے بہی آگاہ نہ تہے - اسیطرح جو تصنیف سید احمد شاہ صاحب
بریلوی اور اونکے مریدونکی ہے اوسمین کہین بہی ذکر وہابیونکا نہین ہے اور
نہ مسئلہ جہاد کا لکہا ہے ایک کتاب اونکی صراط مستقیم نام ہے جو کلکتہ مین اوسی
زمانہ مین طبع ہوئی تہی اور پہر دوبارہ اس زمانہ مین دہلی میرٹھ مین چہپی - اوسمین
مسائل درویشی ہین - دوسری کتاب تقویت الایمان مولفہ مولوی اسمعیل دہلوی
ہے اوسمین ذکر رد شرک و بدعت کا ہے کہین وہابیونکا اور مسئلہ جہاد کا پتہ بہی نہین
یہی حال کتاب راہ سنت اور ہدایۃ المومنین کا ہے کہ اوسمین بدعات اور تعزیہ

اور اہل نجد بھی اونکو اپنا ہم مذہب نہین جانتے حالانکہ یہہ کتابین چندمرتبہ ہندوستان
و مصر مین طبع ہوئین اور اونپر عمل سارے حنفیونکا ہے - اسیطرح جو چہہ سات بڑی
کتابین علم حدیث کی ہین - اور اونپر اہل حدیث اعتقاد رکہتے ہین جیسے موطا -
بخاری - مسلم - ابو داؤد - نسائی - ترمذی - ابن ماجہ اونمین بھی مسئلہ جہاد کا
موجود ہے اسیطرح کتب مذہب شیعہ مین بھی یہہ مسئلہ لکھا ہوا ہے مگر وہ جہاد کو
ظاہر ہونے امام مہدی پر ملتوی کرتے ہین - اور اہل سنت وجود شرائط جہاد پر -
یہہ شروط بھی کچھہ ایسے نہین کہ ہر زمانہ مین موجود ہون انکا پایا جانا بھی مثل خروج
امام مہدی کے مشکل ہے کتابون کو رہنے دو خاص قرآن شریف مین جو سارے
فرقون اسلام کا اصل اصول ہے مسئلہ جہاد کا اور اوسکی فضیلت موجود ہے اور
قرآن شریف کا ترجمہ - اردو - فارسی - عربی - ترکی - پشتو - جرمنی - فرانسیسی - رومن
یونانی - سنسکرت - لاطینی - انگریزی مین ہو گیا ہے اور ساری دنیا مین موجود
اور مسلمانون مین اوسکے پڑہنے کا عامۃً یہانتک رواج ہے کہ ہر عورت و مرد بچا بوڑہا جوان
اوسکو روزانہ تہوڑا سا بطور وظیفہ پڑہتا ہے لکن کوئی شخص اوسکو پڑہ کر جہاد و بغاوت
کرنے پر آجتک آمادہ نہوا - اسلیئے کہ وہ شرطین موجود نہین ہین - اس زمانے کو جانے دو
پانسو برس پہلے جب تیمور لنگ نے فوج کشی کر کے بہت ملک مسلمانون اور غیر مسلمانون
کے لے لیئے اوسوقت بھی کسی عالم اسلام نے اوس لڑائی کو جہاد نہ سمجہا - بلکہ فتنہ قرار
دیا - حالانکہ تیمور مسلمان تہا - پس جبکہ پانسو برس اول کی لڑائی بادشاہ اسلام کی
بسبب فقدان شرائط کے جہاد نہ ٹہری - تو اب حال کے فساد و بغاوت کو جو جاہل لوگ
ہر جگہہ کرتے ہین کون جہاد کہہ سکتا ہے اور یہہ لڑائی کب لائق اوس اجر و ثواب کی
ہو سکتی ہے جسکا وعدہ خاص قرآن شریف اور حدیث اور فقہ کی کتابون مین عموماً
لکھا ہے اور جسکی شرائط ساری تصانیف اسلام مین گن کر لکھی گئی ہین - اسی طرح جو

لڑائی محمد بن سعود بادشاہ نجد اور اوسکی اولاد نے کی اوسکو بھی کسی نے جہاد نہین
کہا بڑی منڈی اسلام کی مکہ مدینہ اور ملک یمن ہے وہان کے لوگ بہی محمد بن سعود
بادشاہ نجد سے ناراض تھے - اسیطرح زمانہ غدر مین جو لوگ سرکار انگریزی سے
لڑے اور عہد شکنی کی وہ جہاد نہ تہا فساد تہا اونہین ہندو مسلمان مرہٹہ راجپوت
ہر قسم کے لوگ تھے اونکو کوئی مسلمان موافق مخالف وہابی نہین کہہ سکتا ہے اور جسطرح
سید احمد خان بہادر نے بجواب ڈاکٹر ہنٹر صاحب مسئلہ جہاد کی تقریر کی ہے ہمنے قبل
از اطلاع کے اوس تقریر پر انکار مذہب وہابی کا اپنی کتاب **ہدایۃ السائل** مین
اولاً اور کتاب **روض خصیب** مین ثانیاً اور بڑا گناہ ہونا عہد شکنی کا اور
جائز نہونا جہاد کا ہندوستان مین کتاب **موائد العوائد** مین ثالثاً - اور
حال وہابیون کا تواریخ علماء عیسوی سے کتاب **تاج مکلل** مین رابعاً لکھا ہے
جسکا حاصل یہہ ہے - کہ یہہ بغاوت جو ہندوستان مین بزمانہ غدر ہوئی اسکا نام جہاد
رکھنا اون لوگون کا کام ہے جو اصل دین اسلام سے آگاہ نہین ہین - اور ملک مین فساد
ڈالنا اور امن کا اوٹھانا چاہتے ہین - جب تک کوئی شخص متصف بہ صفات امام شرعی
نہو اور سب منتظمان و عقلاء ملک کا اوسپر اتفاق نہو اور وہ خاص قریشی ہو دوسری
ذات کا آدمی نہو اور سب اوسکو قبول کرین اور اوسکی اطاعت اپنے حق مین فرض
جانین اور سب شرائط دعوت اسلام اور جزیہ و جہاد کے موجود ہون اوسوقت جہاد
ہوسکتا ہے - سو ان صفات کا امام سیکڑون برس سے دنیا مین مفقود ہے اور
وہ شرائط بالکل معدوم - مجرد موجود ہونے مسئلہ جہاد سے باوجود معدوم ہونے
شروط جہاد کے کتب اسلام مین کوئی مسلمان جہادی وہابی باغی نہین ہوسکتا -
علاوہ اسکے بغاوت کچھہ خاص ساتھہ مسلمان کے نہین ہے ہر قوم مین مفسد باغی ہوتے
ہین - اور وہ وہابیون کے دشمن ہین بلکہ مشہور یہہ ہے کہ وہابیہ نجد کے نزدیک

قتل کرنا سارے جہان کے مسلمانون کا اور اونکا لوٹنا درست تہا - اس صورت
مین ہم سب لوگ بہی اونکے نزدیک واجب القتل ہوئے پہر ہمپر اطلاق وہابیت کا
کسطرح ہوسکتا ہے ملک افغانستان کابل وغیرہ کے سب لوگ بڑے سخت حنفی ہین
اور ہندوستان کے بعض مسلمانون کے جنکو مفسد لوگ وہابی کہتے ہین بڑے دشمن
ہین - چار برس سے اونہون نے گورنمنٹ کی مخالفت پر کمر باندہی ہے کیا وہ بہی
وہابی ہوگئے ہین - انکو تو آجتک کسی مسلمان ہندو وغیرہ نے بہی وہابی نہین سمجہا -
اور جو ہندوستان مین زبردستی وہابی نام سے بدنام کئے گئے ہین مثل سید احمد
شاہ بریلوی اور اونکے طریقہ کے لوگ اونہون نے توکبہی نام بہی جہاد کا گورنمنٹ
سے ہندوستان کی سرحد مین نہین لیا - جسطرح جواب ڈاکٹر ہنٹر صاحب مین
تحقیق ہوچکا ہے - جب ملک عرب مین غلغلہ اہل نجد کا تہا اوسوقت ہندوستان
مین کسیکو خبر بہی اونکی حال کی نہ تہی - ریاست بہوپال کا عہدنامہ ۱۸۱۸ء مین
ہوا وہی سال ختم حکومت وفتنہ اہل نجد کا تہا - پہر بہلا ہندوستان مین کون شخص
اس مذہب کو لایا اور کس نے اپنا نام وہابی بتلایا - اور کس نے جہاد کیا اور کب کیا
اور کہان کیا زمانہ غدر مین سوارون اور تلنگون نے بعض مولویون سے زبردستی
جہاد کے مسئلہ پر مہر کرائی فتوی لکہایا جس نے انکار کیا اوسکو مار ڈالا اوسکا گہر لوٹ
لیا - سو وہ مہر کرنیوالے اور فتوے لکہنے والے بہی غالباً وہی لوگ تہے جو اہل سنت
واہل حدیث کو زبردستی وہابی نام رکہتے ہین اور اونکے دشمن جانی ہین کلکتہ سے
تا دہلی وغیرہ جسقدر مقدمے عدالتہائے گورنمنٹ مین اون لوگون پر دائر ہوئے
اور ہوتے ہین جو اپنی نماز مین آمین پکار کر کہتے ہین دونون ہاتہ رکوع وغیرہ
مین اوٹہاتے ہین کسی مذہب حنفی وغیرہ کے مقلد نہین - سو پیش کرنیوالے اون
مقدمات کے اور سزا دلانے والے مدعاعلیہم کے وہی لوگ ہین جنکے دلمین فساد

اس لقب کے وہ لوگ ہین جو اپنا مذہب حنفی شافعی وغیرہ بتلاتے ہین اور رات
دن اہل حدیث کا رد کرتے ہین بلکہ زیادہ رد کرنے والے مذہب عیسائی کے یہی
لوگ ہین جنکو ہم مقلد مذہب یا اہل بدعت کہتے ہین - بقول ٹیمس آف انڈیا کہ صحیح
مذہب اسلام وہ ہے جو قریب بارہ سو برس سے ایک طرح پر چلا آتا ہے اور وہابی
برخلاف اوسکے ہین - سو ہملوگ اوسی طریقہ پر ہین جو بارہ سو برس سے یکسان
بے کم و بیش چلا آتا ہے اور جن لوگون نے دین اسلام مین ہزارون نئی باتین نکالی
ہین جو دین مین نہ تھین جسطرح ایک بغاوت ہے جسکا نام جہاد شرعی رکھا ہے حالانکہ
معنی جہاد کے وہی ہین جو ہم نے اوپر بیان کئے اور سید احمد خان بہادر نے جو
ڈاکٹر ہنٹر صاحب مین لکھے ہین نہ یہہ معنی جو ان لوگون نے اپنی طرف سے تراشے اور
ایجاد کئے ہین اور اب خوف سے گورنمنٹ کی بغاوت ظاہری چھوڑ کر در پردہ واسطے
رفع امن و امان کے یہہ نسخہ نکالا ہے کہ جسکو اہل حدیث جانتے ہین اولٹا نام وہابی
کا اوسپر لگا کر سرکار انگریزی کو اوسکا دشمن کرا دیتے ہین اور چاہتے ہین کہ وہی
تعصب مذہبی و تقلید شخصی اور ضد و جہالت آبائی جو اونمین چلی آتی ہے قائم رہے
اور جو آسایش رعایاے ہند کو بوجہ آزادگی مذہب گورنمنٹ نے عطا کی ہے وہ
اوٹھ جاوے اور امن عام باقی نرہے سارے مسلمان وغیرہ ایک مذہب خاص
کے پابند ہو کر خوب تعصب اپنا گورنمنٹ سے ظاہر کرین اور جب موقع پاوین مثل
زمانہ غدر کے فساد برپا کرین - یہہ وہی مثل ہے کہ اولٹے چور کوتوال کو ڈانٹے -
ایک نیا ہنگامہ فی الحال یہہ دیکھا کہ جسطرح اہل بدعت اور مقلدین مذاہب نے اہل حدیث
اور قرآن کا نام زبردستی وہابی رکھا ہے - اور اپنا فساد اونکے دامن سے
باندھا - اسیطرح قاری عبد الرحمن پانی پتی نے رسالہ کشف الحجاب نام مطبوعہ لکھنؤ
سنہ ۱۲۹۸ھ مین یہہ چھاپا کہ یہہ لوگ جو آپکو محدث اور تابع حدیث و قرآن کہتے ہین

یہہ سب رافضی شیعہ ہین اور نام حدیث کا بطور تقیہ لیکر خلق کو گمراہ کرتے ہین۔
اور خاص تحریر یہہ طعن کی ہے کہ یہہ لوگ انگریزون کے قانون پر چلتے ہین عبارت
رسالہ مذکور کی یہہ ہے ترویج خمر کی خوب کی ہے شراب کا نکالنا بیچنا بھوپال مین
برملا ہے چنگی ہر چیز پر لینا شاید بحکم الناس علی دین ملوکہم حسب قانون انگریزی
کے حلال کر لیا ہے خرچ رجسٹری و خرچ کاغذ اسٹامپ اور طرح طرح کی رسوم
تحصیل کے حسب قانون انگریزی کے نواب والاجاہ نے رعیت پر لگا رکھے ہین یہہ
سب رسوم و ابواب ظلم صریح ہین۔ اب کیا شبہہ اس فرقے کے رافضی ہونے
مین باقی رہا ان کو نہ ہنود سے رنج ہے نہ نصاریٰ سے نہ اور کفار سے جب اہل مذہب
کا نام سنتے ہین جل جاتے ہین انتہی بلفظہ۔ یہہ عبارت قابل لحاظ گورنمنٹ عالیہ ہے
اور دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ تہمت وہابیت کی اہل حدیث پر غلط ہے۔ اور
در پردہ یہہ لوگ جو آپ کو اہل حدیث کہتے ہین اور فساد کرنے اور عہد توڑنے
اور تعصب مذہبی پھیلانے اور بغاوت کرنے کو بڑا گناہ سمجھتے ہین رافضی ہین اور
نیز عبارت مذکور حجت ہے اس بات پر کہ مفسد و دشمن امن و آزادگی خلق کے
وہی لوگ ہین جو مقلد کسی مذہب خاص کے ہین جیسے مصنف رسالہ مذکور کہ انکو
اپنے حنفی مذہب ہونیکا دعویٰ ہے بخلاف ان لوگون کے جو لفظ وہابی کو پسند
نہین کرتے۔ اور اہل سنت و حدیث ہین۔ اور انکے دین مین حکومت حاصل
کرنے کی فکر کرنا اور زمین مین فساد پھیلانا اور تعصب مذہبی کو رونق دینا اور کسی
پر نفسانیت و عداوت سے مدعی ہونا سخت گناہ اور حرام ہے۔ نور الانوار اخبار
مطبع نظامی مورخہ پانزدہم شوال سنہ ۱۲۹۸ھ مین ایک اخبار انگریزی فورٹ نیٹلی
ریویو نام مطبوعہ سنہ ۱۸۸۱ع سے نقل کیا ہے کہ فی الحال مردم شماری سے یہہ معلوم ہوا
کہ سب مسلمان سترہ کروڑ پچاس لاکھ ہین منجملہ اونکے سنی چودہ کروڑ پچاس لاکھ اور شیعہ

ایک کروڑ پچاس لاکھہ آور وہابی اسّی لاکھہ ہین اور ہندوستانی مسلمانون کی تعداد
جو برٹش کی رعایا ہین چار کروڑ ہین اس سے یہہ بات ثابت ہوئی کہ مسلمان ہندوستان
کے وہابی نہین ہین اور یہہ بات سچ ہے اسلیئے کہ نام وہابی کا ہندوستان مین کبھی نتہا
اہل مکہ و مدینہ نے حق مین اہل نجد کے سنہ ۱۷۶۰ع مین یہہ نام نکالا پھر سنہ ۱۸۱۸ع مین وہ
دفتر گاؤخورد ہوگیا - روم کے مسلمان حنفی - اور مصر کے شافعی - اور مغرب کے مالکی
اور دمشق وغیرہ کے حنبلی مذہب رکھتے ہین آور اہل سنت قرآن وحدیث پر چلتے ہین
ایران کے مسلمان شیعہ اور اطراف یمن کے بعض زیدی اور بعض محدث اور
مسقط کے خارجی ہین - اور ہند کے اکثر حنفی اور بعض شیعی اور کمتر اہل حدیث
ہین آور مکہ شریف مین چارون مذہب کے مصلّے جُدا جُدا مقرر ہین اور اہل مکہ
وہابیہ نجد کے برخلاف ہین پھر اسّی لاکھہ وہابی ہوجانیکی کیا سند ہے اس قسم کے
اخبار اور اکثر مشہور باتین محض بے اصل ہوتی ہین آپس کی دشمنی سے اکثر لوگ کسطرح
طرح کے افترا ایک دوسرے پر کرتے ہین - اس جگہہ پر ان لوگون کو جو عقل سلیم رکھتے
ہین شکر گورنمنٹ عالیہ کا ادا کرنا چاہیئے کہ فقط نام وہابی سے سرکار کسی پر مواخذہ نہین
کرتی جبتک کہ کوئی جرم خاص بغاوت یا جہاد صطلاحی کا ثبوت کامل کسی شخص کی نسبت
نہو اور واسطے ثبوت اس امر کے کہ سرکار کو غرض باغی وجہادی سے ہے نہ نام وہابی
سے اسقدر کافی ہے کہ سید احمد خان سی ایس آئی دعوی وہابیت کا کرتے ہین اور
سرکار سے اونکی ترقی روز افزون ملحوظ خاطر ہے جو کوئی ہندو مسلمان سرکار سے
بغاوت کریگا وہ لایق سزا وجزا ہے گو ساری دنیا اوسکو وہابی نکہے بلکہ دوسرے
کسی لقب سے اوسکو یاد کرے آور جسکو سارا جہان وہابی کہیگا یا خود اوسکو اقرار اپنی
وہابیت کا ہوگا مگر اوس سے کبھی کوئی بات بغاوت کی ظاہر نہین ہوتی تو سرکار ہرگز
اوسکو اس نام پر ماخوذ نکریگی یہہ عین عدالت ہے - یہہ تحریر تو خاص نسبت عام

اور کسی مذہب خاص کے پابند ہو کر رہنا اور آزادگی کو دور کرنا اور جھوٹ
بولنا اور فریب کرنا اور رشوت دینا اور لینا ہمارے دین مین حرام ہے کوئی
فرقہ ہماری تحقیق مین زیادہ تر خیر خواہ اور طالب امن و امان و آسایش
رعایا کا اور قدر شناس بند و بست گورنمنٹ کا اوس گروہ سے نہین ہے جو
آپکو اہل سنت و حدیث کہتا ہے اور کسی مذہب خاص کا مقلد نہین ہے - اور
نہ واسطے کسی مذہب کے تعصب کرتا ہے اپنے نماز و روزہ وغیرہ فرائض مذہبی
پر قائم رہ کر معاش موجود پر قانع ہے - قرآن و حدیث مین فساد کی بات کرنا
و خونریزی کرنا اور اوسکو جایز سمجھنا اور کسی کا مال چھین لینا اور کسی کی عزت
بگاڑ دینا اور عہد شکنی کرنا اور بغاوت کو اچھا جاننا بڑا گناہ ہے - لفظ وہابی محمد
بن عبد الوہاب نجدی کے وقت سے نکلا ہے اسلام کی کتابون مین کہین اوسکا
ذکر نہین جیسے ایک فرقہ بابیہ چالیس برس ہوئے کہ ایران مین پیدا ہوا تہا اور اوسنے
شاہ ایران وغیرہ سے بغاوت کی سو مذہب نجدی مذکور کا حنبلی تہا اور اوسنے
بوہرون اور بدوؤن پر چڑہائی کی تہی اس مذہب کی کتابین ہندوستان مین رائج
نہین خصوصاً تصنیفات محمد بن عبد الوہاب کی کہ اوسکو کسی نے آنکھ سے بہی نہین دیکھا
اونکے موجود ہونے اور پڑھنے پڑھانے اشاعت کرنیکا تو کیا ذکر ہے اور سنہ ۶اع مین
ابتداے مذہب نجدی کی ہوئی اور سنہ ۱۸۱۸ع مین وہ ہنگامہ ختم ہوگیا اٹھاون برس
غلغلہ اوسکا ملک نجد مین رہا - اکثر لوگ اوس قوم کے دشمن ہوگئے - اب تریسٹھ برس ہوئے
کہ وہ دفتر گاؤ خورد ہوگیا میرے والد مرحوم نے اپنے رسالہ ہدایۃ المومنین مین جو
سن بارہ سو اونتالیس ہجری مین تالیف کیا تہا اور اونکی حیات مین بمقام
کلکتہ طبع ہو کر خاص و عام مین پھیل گیا پھر بارہا چھپا اور حال مین بمقام دہلی مطبع فاروقی
سنہ ١٢٩٥ھ مین طبع ہو کر یہان آیا ہے بذیل رد بدعت تعزیہ یہ تحریر فرمایا ہے کہ بعض بیوقوف

بحث معنی وہابی

پرچۂ اشاعۃ السنۃ مطبوعۂ لاہور مین بمقدمہ تصفیہ معنی لفظ وہابی و بمقدمۂ ثبوت خیر خواہی وہابیان ملک ہند نسبت برٹش گورنمنٹ جو قول مندرج ہے اوس سے صاف ظاہر ہے کہ اطلاق لفظ وہابی کا موحدین مملکت ہند پر ویسے ہی پایا گیا ہے جیسے کہ بدعتی لفظ کا اطلاق فرقہ اہل الرّاے پر کیا جاتا ہے یہہ فرقہ وہابی موحدین ہند مثل دیگر خیر خواہان فرقہ ہاے مسلمانان ہند کے ہین اور دلیلین اس بات کی کہ سُنّی مسلمان نے رواج لفظ وہابی کو کیون دیا ہے بہت ہین منجملہ اوسکے یہہ امر ظاہر ہے کہ گورنمنٹ ہند کے دیگر فریق اسلام نے یہہ دلنشین کر دیا ہے کہ فرقہ موحدین ہند مثل وہابیان ملک ہزارہ کے ایک بدخواہ فرقہ ہے اور نیز یہہ لوگ ویسے ہی دشمن و فسادی ملک گورنمنٹ برٹش ہند کے ہین جیسے کہ دیگر شریر اقوام سرحدی بمقابلۂ حکومت ہند شرارت سوچا کرتے ہین اور ہمیشہ یہہ فرقہ وہابی ہند خواہان جنگ و فساد و تلف امن و امان ہند رہتے ہین اس امر کو اکثر فرقہ موحدین نے اپنی کوشش سے رد کرکے اپنے اوپر سے الزام کو دفع کر دیا اور گورنمنٹ ہند کے نزدیک بمقابلۂ الزامات و دروغ کے اپنا تصفیہ انصاف سے چاہا ہے چنانچہ سنہ ۱۸۸۵ء مین مولوی محمد حسین سرگروہ موحدین لاہور نے بجواب و سوال و مسئلہ اور اس فتوے کے کہ آیا بمقابلہ گورنمنٹ ہند مسلمانان ہند کو جہاد کرنا اور اپنی مذہبی تقلید مین ہتیار اوٹہانا چاہیئے یا نہین یہہ جواب دیا ہے اور بیان کیا ہے کہ جہاد اور جنگ مذہبی بمقابلہ برٹش گورنمنٹ ہند یا بمقابلۂ اوس حاکم کے کہ جسنے آزادی مذہبی دے رکھی ہے از روے شریعت اسلام عموماً خلاف و ممنوع ہے اور وہ لوگ جو بمقابلۂ برٹش گورنمنٹ ہند یا کسی اوس بادشاہ کے کہ جس نے آزادگی

مذہب وہی ہے ہتہیار اوٹہاتے ہین اور مذہبی جہاد کرنا چاہتے ہین کل ایسے لوگ باغی ہین
اور مستحق سزا کے مثل باغیون کے شمار ہوتے ہین - پہر مولوی محمد حسین نے اپنی اسی دعوی
اور جواب کی تصدیق مین کل علمار ملک پنجاب و اطراف ہند کے پاس اپنے فتوے جوابی
کو بہیجدیا اور اچہی طرح سے مشتہر کیا اور کل علمار ہند و ملک پنجاب سے اس بات کی تصدیق
مین اقرار مہری اور دستخطی کرالیا کہ عموماً مسلمانان ہند کو ہتہیار اوٹہانا اور جہاد بمقابلہ
برٹش گورنمنٹ ہند کرنا خلاف مسئلہ سنت و ایمان موحدین ہے اور نیز کل علمار ملک پنجاب
و ہند نے تائید قول مولوی محمد حسین کی کی ہے اور اپنے اپنے دستخط و مہر کرکے مولوی محمد حسین
کو اس فتوے مین بہت سچا اور پکا کہا ہے اور سبنے اپنی اپنی رضا سے اسلامی و ایمانی سے
اس فتوے کو قبول کیا ہے اور جانا اور مانا ہے کہ بمقابلہ گورنمنٹ ہند فرقہ موحدین کو
ہتہیار اوٹہانا خلاف ایمان و اسلام کے ہے پہر مولوی محمد حسین نے اس بات کی استدعا
کی تہی کہ وہابیان ملک ہزارہ کے نزدیک ایک عالم ایلچی بذریعہ مسلمانان ہند کے بہیجا جاوی
اور وہ مع اس فتوے کے جاکر اوس ناسمجھہ گروہ کو مطلع کر دیوے کہ جہاد بمقابلہ برٹش گورنمنٹ
ہند کے ممنوع ہے اور نیز اونکو آگاہ کر دیوے کہ اونکی اس نافہمی کے خونریزی و قتال و جدال
پر سخت گناہ ثابت ہے اور سب کا گناہ اونکے سر پہ وارد شرعی ہے اور جو کہ از روے
شریعت اسلام برٹش گورنمنٹ ہند سے جہاد کرنا خلاف طریقہ اسلام و شریعت حقہ کے ہے
اسلیئے اونکو خیر خواہی گورنمنٹ ہند مین برابر مستعد رہنا چاہیئے چنانچہ یہہ دعوی ارسال
کرسل مولوی محمد حسین کا سر ہنری ڈیولیس لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک پنجاب کے اجلاس مین
پیش کیا گیا تہا بجواب درخواست مذکور لفٹنٹ گورنر صاحب موصوف نے مولوی محمد حسین کا
شکریہ خیر خواہی ادا کیا لاکن کسی مصلحت سے ایلچی کا روانہ کرنا پسند نہ کیا - بعد اسکے فرقہ موحدین
لاہور نے صاحب بہادر موصوف کی روبکاری مین استدعا پیش کی کہ موحدین جو لفظ
بدنام وہابی سے پکارے جاتے ہین اور اطلاق اس لفظ کا عامۃً موحدین پر کیا جاتا ہے